

درسی کتاب

4

# اسلامیات

جماعت چہارم

نصاب ۲۰۲۰ء کے مطابق

ٹیکسٹ ایڈیشن

FREE FROM GOVERNMENT  
NOT FOR SALE

PERFECT24U.COM



خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شرع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

# اسلامیات

جماعت چہارم

PERFECT24U.COM

نصاب 2020 کے مطابق

NOT FOR SALE



خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور

# فہرست

صفحہ نمبر	سبق	نمبر شمار	صفحہ نمبر	سبق	نمبر شمار
48	عام الحزن	5	باب اول۔ قرآن مجید و حدیث نبوی صلی اللہ علیہ و علی آلہ و آصحابہ وسلم	1	ناظرۃ قرآن مجید
52	سفر طائف	6		2	حفظ قرآن مجید
باب چہارم۔ اخلاق و آداب				4	حفظ و ترجمہ
56	سادگی	1		6	حدیث نبوی صلی اللہ علیہ و علی آلہ و آصحابہ وسلم
60	آداب مجلس	2		8	دعائیں (زبانی)
64	وقت کی پابندی	3			
باب پنجم۔ حسن معاملات و معاشرت					
68	دینات داری	1		11	فرشتوں پر ایمان
72	حقوق العباد (خدمت خلق)	2		15	آسمانی کتابوں پر ایمان
76	وطن سے محبت (ذمہ دار شہری)	3			
باب ششم۔ ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام					
80	حضرت ابراہیم علیہ السلام	1		19	روزہ (صوم)
84	حضرت موسیٰ علیہ السلام	2		23	حقوق الله
88	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	3		27	خلافت قرآن مجید
92	حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	4			
باب ہفتم۔ اسلامی تعلیمات اور عصر حاضر کے تقاضے					
96	معائی کی ضرورت و اہمیت	1		31	نزول و حج کا واقعہ
100	پائی کی اہمیت	2		35	دعوت و تبلیغ
				39	ہجرت جبش (اولیٰ و ثانیہ)
				44	شعب ابی طالب

# باب اول قرآن مجید و حدیث نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اٰلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

## (ا) ناظرہ قرآن مجید

حاسوسات تجارت

اس سبق کی مکمل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

قرآن مجید کے پارہ نمبر 9 تا 18 کی تجوید کے ساتھ تلاوت کر سکیں۔

دوران تلاوت خارج اور روزہ اوقاف کا خیال رکھ سکیں۔

اس جماعت میں آپ پارہ نمبر 9 تا 18 (10 پارے) ناظرہ قرآن مجید پڑھیں گے۔



رُبَا

14

قَالَ اللَّهُ

9

سُبْحَانَ اللَّهِ

15

وَالْحَمْدُ لَهُ

10

قَالَ أَلَمْ

16

يَعْتَذِرُونَ

11

إِنْتَرَبَ لِئَسِ

17

وَمَا مِنْ دَآبَةٍ

12

قَدْ أَفْلَحَ

18

وَمَا أَبْرَى

13

سرگرمیاں



روزانہ کم از کم ایک رکوع صحیح تلفظ، تجوید اور روانی کے ساتھ دہرا سکیں اور والدین کو سنا سکیں۔

کسی مشہور قاری کی آواز میں پارہ نمبر 9 تا پارہ نمبر 18 میں سے ایک یادو رکوع کی قرات سنیں تاکہ آپ کا تلفظ درست ہو سکے۔

طلب کونا ٹھرہ قرآن مجید صحیح تلفظ اور تجوید کے ساتھ پڑھ سکیں اور طلبہ کے درمیان ناظرہ قرآن مجید کے مقابلے منعقد کرو سکیں اور بہتر کارکردگی دکھانے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں۔

طلبیہ کی قرات کی درستی کے لیے کسی معروف قاری کی آواز میں طلبیہ کو چند نہ پاروں کی قرات سنو سکیں۔



## (ب) حفظ قرآن مجید

اس سبق کی مکمل پڑاپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

❖ دی گئی سورتوں کو حفظ کر سکیں۔

❖ قرآن مجید کی سورتوں کو درست تلفظ اور روانی کے ساتھ زبانی یاد کر سکیں اور نجیں نماز میں اور نماز کے علاوہ زبانی پڑھ سکیں۔

سُورَةُ الْبَاعُونَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ فَذِلِكَ الَّذِي يَدْعُمُ الْبَغْيَمْ وَلَا يَحْضُ

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِينِ فَوَلِلَ لِلْمُصَلِّيْنَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ

سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُوْنَ وَيَنْهَاوُونَ الْبَاعُونَ

فرمان خوبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ السلام واصحابہ وسلم

”تم قرآن مجید پڑھاں لیے کر قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سخارشی بن کرائے گا“ (صحیح مسلم، حدیث: 1874)

### سُورَةُ الْكَافِرُونَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

قُلْ يٰيٰهَا الْكُفَّارُونَ ﴿١﴾ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٢﴾ وَلَا أَنْتُمْ عَبْدُونَ مَا  
أَعْبُدُ ﴿٣﴾ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ ﴿٤﴾ وَلَا أَنْتُمْ عِبْدُونَ مَا أَعْبُدُ ﴿٥﴾ لَكُمْ  
دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿٦﴾

### سُورَةُ الْلَّهَبِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

تَبَّعْتُ يَدَآ آبِنَ لَهَبٍ وَّتَبَّ مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ﴿١﴾ سَيَصْلُلُ نَارًا  
ذَاتَ لَهَبٍ ﴿٢﴾ وَامْرَأَتُهُ حَالَةُ الْحَطَبِ ﴿٣﴾ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَسَدٍ ﴿٤﴾

سرگرمیاں



- دی گئی سورتوں کو درست تلفظ اور روانی کے ساتھ بار بار دہراجیں۔
- سبق میں دی گئی سورتیں یاد کر کے اپنے والدین اور اساتذہ کو سنا جیں۔
- طلبہ سورتیں خود بھی یاد کریں اور اپنے ساتھیوں کی بھی مدد کریں۔

- طلبہ کو پہلے سے حفظ کردہ سورتوں کا اعادہ کروایا جائے اور قرأت کی درستی کے لیے مذکورہ بالا سورتیں کسی معروف قاری کی آواز میں سنو جیں۔
- طلبہ کے مابین مقابلہ حسن قرأت کروائیں اور بہتر کارکردگی والے طلبہ کو اعیامات دیے جائیں۔

## (ج) حفظ و ترجمہ

اس سبق کی مکمل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

دیئے گئے کلمات کو مع ترجمہ یاد کر سکیں اور ان کے معنی و مفہوم کو جان کر اُنھیں اپنی نمازوں میں پڑھ سکیں۔

سورۃ الکوثر کا ترجمہ یاد کر سکیں۔

## سُورَةُ الْكَوْثَرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بصرہ میں تبلیغ رحم واللہ۔

**PERFECT24U.COM**

إِنَّمَا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۖ ۚ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْهُنَّ ۖ ۚ إِنَّ شَاءَتْكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۖ ۚ

ترجمہ: (اے محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ وآلہ وسالم) ہم نے تم کو کوثر عطا فرمائی ہے۔  
پس اپنے پروردگار کے لیے نماز پڑھا کر و اور قربانی کیا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ تمہارا دشمن ہی بے نام رہے گا۔

مزید جائیے!

قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت سورۃ البقرہ  
ہے اور سب سے چھوٹی سورۃ الکوثر ہے۔

# کلمات نماز

نماز کی حالت میں رکوع کے دوران تین مرتبہ یہ کلمات ادا کریں۔

**سُبْحَانَ رَبِّ الْعَظِيمِ**

ترجمہ: پاک ہے میرا پروردگار جو بڑی عظمت والا ہے۔

رکوع سے اٹھتے وقت جو کلمات ادا کئے جاتے ہیں وہ یہ ہیں۔

**سَبِّعَ اللَّهُ لِيَنْ حَمْدَةً**

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے سن لی اس شخص کی بات جس نے اس کی تعریف بیان کی۔

قومہ کی حالت میں جو کلمات ادا کئے جاتے ہیں وہ یہ ہیں۔

مزید جانے!

رکوع سے اٹھنے کے بعد کی حالت کو قومہ  
کہتے ہیں۔

**رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ**

ترجمہ: اے ہمارے رب! اسپ تعریفیں آپ کے لیے ہیں۔

سجدہ میں تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھی جاتی ہے۔

**سُبْحَانَ رَبِّ الْأَعْلَى**

ترجمہ: پاک ہے میرا پروردگار جو اوپنجی شان والا ہے۔

سرگرمیاں



- دیے گئے کلمات کو یاد کریں ان کلمات کو ایک چارٹ پر لکھ کر کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔
- ان کلمات کو یاد کرنے میں اپنے ساتھیوں کی مدد کریں اور ایک دوسرے کو سناویں۔

• طلبہ کو اہم کلمات سمجھ تلقی کے ساتھ یاد کروائیں اور ان کلمات کے معنی و مفہوم سے آگاہ کریں۔

• طلبہ کو تاکید کریں کہ وہ اپنے والدین سے نماز کا طریقہ سیکھیں۔



## (د) حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم)

حالات تعلم:

اس سبق کی تجھیں پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

ان احادیث کو سمجھ کر روزمرہ زندگی میں ان کی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔

پانچ مختصر صحیح احادیث کا مفہوم سمجھ سکیں۔

یاد رکھیے!

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اپنی زندگی میں جو کام کیے یا جو باتیں ارشاد فرمائیں اُن کو حدیث کہتے ہیں۔ اس سبق میں آپ ساتھ حدیث کو جانتا ضروری ہے۔  
پانچ حدیثیں پڑھیں گے اور ان کا معنی و مفہوم سمجھیں گے۔

مَنْ لَمْ يَشْكُرِ الْأَنْسَابَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ

ترجمہ: جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔

(جامع ترمذی، حدیث: 1955)

لَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ (صحیح بخاری، حدیث: 7376)

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاتَ

ترجمہ: چغل خور جنت میں نہ جائے گا۔ (صحیح بخاری، حدیث: 6056)

**إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيْهِ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا**

ترجمہ: تم میں سے وہ شخص میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے جو اپنے اخلاق والا ہے۔

(صحیح بخاری، حدیث: 3759)

**لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَازَةً بَوَائِقَةً**

ترجمہ: وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کے پڑوئی اس کی ایذاوں سے محفوظ نہ رہے۔

(صحیح سلم، حدیث: 172)



سرگرمیاں



- تین احادیث پر مشتمل خوب صورت چارٹ تیار کر کے کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔
- روزانہ طلب اسکلی میں ایک حدیث مع ترجمہ سنائیں۔
- طلبہ کو حدیث کے بارے میں مزید معلومات مہیا کریں۔
- احادیث کے مفہوم کو عملی زندگی سے مثالیں دے کر واضح کریں۔

## (ہ) دعا سعیں (زبانی)

اس سبق کی م محل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:  
• دی گئی دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی روزمرہ زندگی میں پڑھنے کے عادی ہو سکیں۔

فرمانِ خوبی عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللَّهُمَّ اسْأَلُكَ زَادَةَ دُعَائِي

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز  
عزیز نہیں ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: 3829)

پیارے نبی صَلَّی اللَّهُ عَلَیْہِ وَعَلَّالِیہِ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے ہر کام کی دعا  
سکھائی ہے۔ روزمرہ زندگی میں ان دعاؤں کو پڑھنا برکت اور حفاظت کا باعث ہے۔  
اس لیے آپ ان کو اپنی عادت کا حصہ بنائیں۔

سونے کی دعا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَمْوَالًا وَأَحْيَا

ترجمہ: اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور تیرے نام سے  
زندہ ہوتا ہوں۔ (صحیح بخاری، حدیث: 6314)

جانے کی دعا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ التَّسْوِيرُ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندہ  
کیا اور ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (صحیح بخاری، حدیث: 6314)

بیتِ الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَجَائِثِ

ترجمہ: اے اللہ! میں بڑے جنات (ذکر و موت) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(صحیح بغدادی، حدیث: 6322)

بیتِ الخلاء سے باہر نکلنے کی دعا

PERFECT<sup>غُفرانک</sup>4U.COM

ترجمہ: (اے اللہ!) میں تیری بخشش چاہتا ہوں۔ (سن ابن ماجہ، حدیث: 300)

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

ترجمہ: اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ (سن ابن ماجہ، حدیث: 772)

یاد رکھے!

دعا عکس پڑھنا بیارے  
نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَہُ وَآصْحَابِهِ وَسَلَّمَ  
کی سنت ہے۔

مسجد سے باہر نکلنے کی دعا

اَللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: 772)

سرگرمیاں



سبق میں شامل تمام دعا عکس شوق اور لگن سے یاد کریں اور ان دعاؤں کو موقع کی مناسبت سے پڑھنے کی مشق کریں۔

روزمرہ زندگی کی اہم دعاؤں کو ایک چارٹ پر لکھ کر کمپ جماعت میں لگائیں۔

دعا عکس یاد کرنے میں اپنے ساتھیوں کی مدد کریں۔



- طلب کو یہ دعا عکس یاد کرو ایک اور سنت خوبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَہُ وَآصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا کریں۔
- طلب کو تاکید کریں کہ وہ ان دعاؤں کو اپنی روزمرہ زندگی میں ضروری ہے جیسے کریں۔



## (1) فرشتوں پر ایمان

حصہ ۱۰ تعلیم:

- اس سبق کی تجھیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:
- تمام فرشتوں پر ایمان لانے کے حکم سے آگاہ ہو سکیں۔
- مشہور فرشتوں کے نام جان سکیں۔
- اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفویض کردہ مشہور فرشتوں کی ذمہ داریوں سے آگاہ ہو سکیں۔

فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں۔ فرشتوں کو کھانے، پینے اور سوتے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذمے جو کام لگارکھے ہیں، ان کو حضرت جبریل علیہ السلام کا لقب پوری ذمہ داری سے انجام دیتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

**لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمْرَهُمْ وَلِيَفْعَلُوا مَا يُؤْمِنُونَ ۝** (سورۃ التحریم، آیت: 6)

ترجمہ: (فرشتے) کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔

فرشتوں کی اصل تعداد کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات، اُس کے رسولوں، کتابوں اور آخرت کے دون پر ایمان رکھنا ضروری ہے اُسی طرح فرشتوں پر ایمان رکھنا بھی ضروری ہے۔

مشہور فرشتوں کے نام اور کام درج ذیل ہیں:

حضرت جبریل علیہ السلام: نبیوں اور رسولوں کے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام (وہی) لے کر آتے تھے۔

حضرت میکائیل علیہ السلام: یہ بارش کا انتظام کرنے اور مخلوق کو روزی پہنچانے کا کام کرتے ہیں۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام: یہ قیامت کے روز صور پھوٹکیں گے۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام: یہ مخلوق کی روح نکالنے پر مقرر ہیں۔ ان کو ملک الموت (موت کا فرشتہ) بھی کہا جاتا ہے۔

مزید جانئے!

حضرت جبریل علیہ السلام کا لقب  
روح الالیم ہے۔

اس کے علاوہ دیگر اہم فرشتوں کے نام درج ذیل ہیں:

**کراما کا تبین:** کراما کا تبین کا مطلب ہے معزز لکھنے والے۔ یہ فرشتے انسان کے اعمال لکھتے ہیں۔ وائس طرف والا فرشتہ نیکیاں اور بائیس طرف والا برا بائیاں لکھتا ہے۔

**منکرنکیر:** انسان کے مرنے کے بعد جو فرشتے قبر میں سوال کرتے ہیں ان کو منکرنکیر کہا جاتا ہے۔

**حافظ فرشتے:** اللہ تعالیٰ نے انسان کی حفاظت کے لیے اس کے آگے اور پیچے کچھ فرشتے مقرر کر کے ہیں جو اس کے حکم سے انسان کی حفاظت کرتے ہیں اور نقصان دہ چیزوں سے بچاتے ہیں۔

فرشتہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اللہ تعالیٰ کا ہر حکم مانیں۔

فرمان الٰی

ترجمہ: اور جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہیں سب اسی کے  
(اور اسی کامال) ہیں اور جو (فرشتہ) اس کے پاس ہیں وہ اس کی  
عبادت سے نجات کرتے اور نہ اکتاتے ہیں۔

(سورۃ الانہیاء، آیت: 19)

## مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو پیدا کیا

ب۔ آگ سے

الف۔ مٹی سے

د۔ پانی سے

ج۔ نور سے

ب۔ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم مانتے ہیں

ب۔ حیوان

الف۔ انسان

د۔ جن

ج۔ فرشتے

ج۔ فرشتوں کی اصل تعداد کا علم ہے

ب۔ انبیاء کرام علیہم السلام کو

الف۔ اللہ تعالیٰ کو

د۔ جہات کو

ج۔ اولیاء کرام رحمۃ اللہ کو

د۔ انسان کے دائیں طرف والافرشتہ لکھتا ہے

ب۔ بارش

الف۔ رزق

د۔ نیکیاں

ج۔ برائیاں

د۔ انسان کے اعمال لکھنے والے فرشتے ہیں

ب۔ مکر کییر

الف۔ محافظ فرشتے

د۔ کراما کا تین

ج۔ رحمت کے فرشتے

2۔ کالم الف کو کالم ب سے ملائیں۔

کالم ب

کالم الف

صور پھوٹنا

حضرت جبریل علیہ السلام

روح نکالنا

حضرت میکائیل علیہ السلام

نبیوں کی طرف وحی لے کر آنا

حضرت اسرافیل علیہ السلام

بارش اور روزی پہنچانا

حضرت عزرا تسل علیہ السلام

3۔ مختصر جوابات لکھیں۔

الف۔ فرشتوں کن چیزوں کے محتاج نہیں ہیں؟

ب۔ فرشتوں اپنے کام کس طرح انجام دیتے ہیں؟

ج۔ کراما کا تین کی ذمہ داریاں لکھیں؟

د۔ فرشتوں کے بارے میں قرآن مجید میں کیا ارشاد ہے؟

4۔ تفصیلی جوابات لکھیں۔

الف۔ فرشتوں کا تعارف لکھیں۔

ب۔ فرشتوں کے طرز عمل سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

سرگرمیاں



- مشہور فرشتوں کے نام اور ان کی ذمہ داریوں پر مشتمل چارٹ تیار کریں اور کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔
- کائنات میں سے ایسی نشانیوں کی فہرست بنائیں جس میں فرشتوں کی خدمات کا اظہار ہوتا ہو۔

برائے اساتذہ دروس

- طلب کو فرشتوں کے بارے میں ہر یہ معلومات دیں۔



- غزوہ بدر کے حوالے سے فرشتوں کی مدد کے واقعات پچھوں کو بتائے جائیں۔

## (2) آسمانی کتابوں پر ایمان

اس سبق کی تجھیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

● آسمانی کتابوں پر ایمان کے حکم سے آگاہ ہو سکیں۔

● آسمانی کتابوں کے نام جان سکیں اور جن نبیوں پر آسمانی کتب اور صحائف نازل ہوئے ہیں ان کے اسماء گرامی سے آگاہ ہو سکیں۔

● آسمانی کتابوں میں سے قرآن مجید کی فضیلت و انسانی زندگی میں اس کی اہمیت جان سکیں۔

الله تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے جو کتابیں نازل کیں، ان کو آسمانی یا الہامی کتابیں کہا جاتا ہے۔ یہ کتابیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور رسولوں پر نازل کیں۔ بعض انبیاء کرام علیہم السلام کو کتابوں کی بجائے صحیفے دیے گئے۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو صحیفہ دیے گئے ان کا نام صحیفہ ابراہیم ہے۔

چار آسمانی کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

**تورات مقدس** یہ کتاب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

**زبور مقدس**

یہ کتاب حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

**انجیل مقدس**

یہ کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

**قرآن مجید**

یہ کتاب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِ اَللّٰہُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ پر نازل ہوئی۔



سابقہ کتابوں کی تعلیمات برتق تھیں۔ قرآن مجید ان تمام کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ اس لیے قرآن مجید کے ساتھ ساتھ ان کتابوں پر ایمان رکھنا بھی ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِ اَللّٰہُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ اس کتاب پر جوان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں

اور مومن بھی۔ سب خدا پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں۔ (سورۃ البقرہ، آیت: 285)

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ یہ عربی زبان میں نازل ہوا۔ قرآن مجید سے پہلے جو کتابیں نازل ہوئی تھیں، وہ کسی خاص زمانے اور علاقے کی طرف بھیجی جاتی تھیں۔ جب کہ قرآن مجید کو دنیا کے تمام انسانوں کے لیے بھیجا گیا ہے۔ یہ قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے بدایت کا سرچشمہ ہے۔ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

**إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الْكِتَابَ كُرْ وَ إِنَّا لَهُ لَحَفِظُونَ ۝ (سورۃ الحجر، آیت: ۹)**

ترجمہ: بے شک یہ (کتاب) نصیحت ہم نے اُتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔

فرمانِ الیٰ!

ترجمہ: (یہ) کتاب جو ہم نے تم پر نازل کی  
ہے با برکت ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں  
میں غور کریں اور تاکہ اہل عقل نصیحت  
پکڑیں۔ (سورۃ ص، آیت: 29)

یہ کتاب حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیْمِ وَسَلَّمَ پر نازل ہوئی۔ اب قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے بدایت کا واحد ذریعہ یہی کتاب ہے۔ اس کی تعلیمات پر عمل کرنے میں ہی تمام انسانوں کی نجات ہے۔

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیْمِ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیْمِ وَسَلَّمَ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔ قیامت تک آنے والے انسانوں کی رہنمائی کا واحد ذریعہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیْمِ وَسَلَّمَ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیْمِ وَسَلَّمَ کی سنت اور سیرت ہے۔ ان باتوں پر یقین رکھنا عقیدہ ختم نبوت کھلا تاہے۔ جو شخص حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیْمِ وَسَلَّمَ کو آخری پیغمبر نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیْمِ وَسَلَّمَ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا اور اسلام سے خارج ہے۔ جس طرح آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیْمِ وَسَلَّمَ کی ختم نبوت پر ایمان رکھنا ضروری ہے، اسی طرح قرآن مجید کے آخری الہامی کتاب ہونے پر بھی ایمان رکھنا ضروری ہے۔

قرآن مجید ایک مکمل اور جامع کتاب ہے۔ یہ انسانی زندگی کے ہر شعبے کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اس کا ایک ایک حرفاً محفوظ ہے۔ یہ ایک بے مثال کتاب ہے۔

تبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیْمِ وَسَلَّمَ نے ہمیں قرآن پاک کی تلاوت کرنے، اس کو یاد کرنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن مجید کی باقاعدگی سے تلاوت کریں۔ اس کو پڑھیں، یاد کریں اور اس کی تعلیمات پر عمل کریں۔

## مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتابیں نازل کیں۔

الف۔ نبیوں اور رسولوں پر

ج۔ جنوں پر

ب۔ آخری آسمانی کتاب ہے۔

الف۔ زبور مقدس

ج۔ انجلیل مقدس

ج۔ تمام آسمانی کتابوں کی تعلیمات کی تصدیق کرنے والی کتاب کاتاں ہے۔

الف۔ زبور مقدس

ج۔ انجلیل مقدس

د۔ قرآن مجید کی زبان ہے۔

الف۔ عربی

ج۔ انگریزی

۵۔ قرآن مجید نازل کیا گیا۔

الف۔ ایک ملک کے لیے

ج۔ ایک خطے کے لیے

ب۔ ایک قوم کے لیے

د۔ دنیا کے سب انسانوں کے لیے

- 2 - کالم الف کو کالم ب سے ملائیئے۔

کالم ب

کالم الف

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

تورات مقدس

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زبور مقدس

حضرت موسیٰ علیہ السلام

انجیل مقدس

حضرت داؤد علیہ السلام

قرآن مجید مقدس

محضر جوابات لکھیں۔

- 3 -

الف۔ آسمانی کتابوں سے کیا مراد ہے؟

ب۔ صحیفہ کے کہتے ہیں؟

ج۔ قرآن مجید کی حفاظت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

د۔ قرآن مجید کی آیات سے کون لوگ فیصلہ پکڑتے ہیں؟

تفصیلی جوابات لکھیں۔

- 4 -

الف۔ آخری خبر کون ہیں؟ عقیدہ ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟

ب۔ قرآن مجید کی چند خصوصیات تحریر کریں۔

ج۔ قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرنا کیوں ضروری ہے؟

سرگرمیاں



آسمانی کتابوں کے نام مع انہیا کرام علیہم السلام کے نام کا ایک چارٹ بنائیں اور کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔

عہد نبوی میں قرآن مجید کن کن چیزوں پر لکھا گیا۔ اساتذہ اور والدین کی مدد سے جواب معلوم کریں۔

طلب کو آسمانی کتابوں کے بارے میں آسان اور سادہ جیسا رے میں کبھائیں۔

طلب کو یہ حقیقت ذہن نشین کر دیں کہ قرآن مجید ہی واحد آخری آسمانی کتاب ہے اور اس میں کسی بھی قسم کی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔

برائے انسان ایجاد کروں



## (ب) عبادات

### (1) روزہ (صوم)

حاسوسات تقویم:

آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- روزے کی اہمیت و فضیلت اور احکام جان سکیں۔
- روزے کے معنی و مفہوم جان سکیں۔
- رمضان المبارک میں عبادت کرنے کی ترغیب حاصل کر سکیں۔
- رمضان المبارک کے حقیقی مقاصد اور فوائد سے آگاہ ہو سکیں۔
- رمضان المبارک میں اعتکاف اور شب تدریکی اہمیت جان سکیں۔

#### روزہ کا معنی و مفہوم

عربی زبان میں روزے کو صوم کہتے ہیں۔ صوم کا مطلب ہے: کسی چیز سے رکنا اور اس کو ترک کرنا۔ شریعت کی اصطلاح میں صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے سے رک جانے اور دیگر خواہشات کو ترک کرنے کا نام روزہ ہے۔

#### روزے کی اہمیت و فضیلت

روزہ اسلام کا بنیادی رکن اور ایک اہم عبادت ہے۔ روزہ ہر عاقل اور بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ جس طرح روزے امت مسلمہ پر فرض کیے گئے ہیں، اُسی طرح یہ پہلی امتوں پر بھی فرض تھے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

**يَا أَيُّهَا النَّبِيُّنَ امْنُوا كِتَبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝** (سورۃ البقرۃ، آیت: 183)

ترجمہ: مہمنا اتم پر روزے فرض کیے گئے ہیں۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پر ہیزگار بنو۔

**فَرْمَانِ نَبِيِّ حَسَنِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ أَلِيٍّ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ**

جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت  
کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی جنت میں  
داخل ہوں گے۔ (صحیح بخاری، حدیث: 1896)

روزے کا مقصد انسان کے اندر تقویٰ کی صفت پیدا کرتا ہے۔ تقویٰ سے  
مراد ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے ڈر سے برے کاموں سے بچ جائے۔

قرآن مجید کی رو سے روزہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ البتہ جو شخص بیکار ہو یا سفر یہ ہو، اُسے روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے لیکن بعد میں رکھنا ضروری ہے۔ روزہ

نی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اِلَہِ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

آدمی کا ہر عمل دس گناہ سے سات سو گناہ تک بڑھا دیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سوائے روزہ کے کیونکہ وہ میرے لیے میں خود تی اس کا بدلہ دوں گا۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: 3823)

## روزے کے فوائد

- دُن بھر بھوکا پیاسار ہنے کی وجہ سے روزہ دار کے دل میں غریبوں کے لیے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔
  - روزہ دار کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت زیادہ اجر ملتا ہے۔
  - روزہ بہت سے گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔
  - روزہ دار کی دعا قبول ہوتی ہے۔
  - روزہ رکھنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب اور رضا حاصل ہوتی ہے۔
  - رمضان المبارک کا مہینہ معاشرے میں بھائی چارے اور محبت کے جذبات کو پروان چڑھاتا ہے۔
  - رمضان المبارک کے آخری دس دن مسجد میں اعتکاف کرنا نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور اُمّتِہ کی سنت ہے۔

نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیشہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف فرماتے تھے اور وفات تک آپ کا یہی معمول رہا۔ اسی طرح ان دنوں میں لیلة القدر کی تلاش بھی کرنی چاہیے۔ یہ رمضان المبارک کی آخری پانچ طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے۔ یہ بہت ہی خیر و برکت والی رات ہے۔ یہ رات ہزار ہمینوں سے زیادہ بہتر ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم رمضان المبارک میں زیادہ سے زیادہ عبادت کریں۔ اس مہینے میں کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کریں۔ افطاری بنانے میں گھروالوں کی مدد کریں اور افطاری کے وقت غریبوں کو بھی یاد رکھیں۔

## مشق

درست بیان پر (ک) کا نشان لگا گیں۔ ۱

**الف۔** عربی زبان میں روزے کو کہتے ہیں

- |           |           |
|-----------|-----------|
| (ب) صلوٰۃ | (الف) صوم |
| (د) صدقہ  | (ج) زکوٰۃ |

**ب۔** رمضان کے روزے امت مسلمہ پر ہیں

- |         |             |
|---------|-------------|
| (ب) فرض | (الف) مستحب |
|---------|-------------|

- |          |         |
|----------|---------|
| (ب) واجب | (ج) سنت |
|----------|---------|

**ج۔** روزہ فرض ہونے کی شرط ہے

- |               |                    |
|---------------|--------------------|
| (ب) بالغ ہونا | (الف) مال دار ہونا |
| (د) عالم ہونا | (ج) طاقت ور ہونا   |

**د۔** رمضان میں اعتکاف کرنا سنت ہے

- |                    |                     |
|--------------------|---------------------|
| (ب) دوسرے عشرے میں | (الف) پہلے عشرے میں |
| (د) پورے مینے میں  | (ج) تیرتھے عشرے میں |

**ہ۔** قرآن مجید کی رو سے روزہ کا مقصد ہے

- |                |             |
|----------------|-------------|
| (ب) اخلاص      | (الف) تقویٰ |
| (د) دیانت داری | (ج) سچائی   |

## -2- مختصر جوابات لکھیں۔

- الف۔ شریعت کی اصطلاح میں روزہ سے کیا مراد ہے؟
- ب۔ روزہ کی فرضیت کے بارے میں قرآن مجید کی آیت کا ترجمہ لکھیں۔
- ج۔ رمضان المبارک سے ہمیں کس طرح فائدہ اٹھانا چاہیے؟
- د۔ روزہ کے دو فوائد لکھیں۔

## -3- تفصیلی جوابات لکھیں۔

- الف۔ روزہ کی اہمیت و فضیلت بیان کریں۔
- ب۔ اعتکاف اور شب قدر کی اہمیت اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔



- روزہ کی فضیلت کے بارے میں حدیث کا خوب صورت چارت بنائیں۔
- گھر میں افطاری کی تیاری میں امی جان کی مدد کریں۔
- اپنے دوستوں / سہیلیوں کے لیے افطاری کا انتظام کریں۔

- طلبہ کے درمیان رمضان المبارک کے فضائل پر مباحثہ کروائیں۔
- رمضان المبارک میں روزہ کی اہمیت و فضیلت کے حوالے سے اسلامی میں پچون کوآگاہ کریں۔

## (2) حقوق اللہ

- اس سبق کی تجھیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:
- اللہ تعالیٰ کو خالق، مالک، رازق اور معبود سمجھتے ہوئے اس کے حقوق جان سکیں۔
  - اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پیچان کر ان کا شکردا کرنے اور تکلیف اور مصیبت میں صبر و استقامت اور توکل کرنے والے بن سکیں۔
  - دعا کی اہمیت جان کر عملی زندگی میں اس کے خادی ہو سکیں۔

فرمان اللہ!

حقوق اللہ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے حقوق، حقوق اللہ سے مراد وہ باتیں یا کام ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی خاطر کرنا ہر انسان پر واجب ہے جیسے ہر انسان پر یہ لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو زمین میں ہیں تمہارے لیے پیدا کیں۔

(سورۃ الہدیۃ، آیت: 29)

الله تعالیٰ انسان کا خالق، مالک اور رازق ہے۔ اس نے انسان کو باہترین شکل و صورت پر پیدا کیا اور سنہ، دیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت عطا کی۔ سورج، چاند، ستارے سب انسان کے فائدے کے لیے پیدا کیے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

**وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ** (سورۃ الذاریۃ، آیت: 56)

ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ ہیری عبادت کریں۔

الله تعالیٰ کے احسانات کا تقاضا ہے کہ انسان زمین پر اس کا بندہ بن کر رہے۔ بندہ ہونے کی حیثیت سے انسان پر اللہ تعالیٰ کے بہت سے حقوق واجب ہیں۔ بندگی کا تقاضا ہے کہ انسان ان حقوق کو ادا کرے تاکہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جائے۔

الله تعالیٰ کے حقوق میں سے سب سے پہلا حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لا یا جائے اور اسے ایک مانا جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ پھرایا جائے۔ دوسرا حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج سب عبادات میں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ بھی حق ہے کہ بندہ اپنے رب کا ہمیشہ شکردا کرے جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے اُسے عطا کی ہیں۔ دل سے اُن کا اعتراف کرے اور زبان سے اُن نعمتوں پر کلمات شکردا کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد رکھنا اور اُس کا ذکر کرتے رہنا بھی حقوق میں شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ایک حق یہ بھی ہے کہ انسان اپنی ہر ضرورت کے لیے اُسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور اُس کے علاوہ کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائے۔ نبی اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَّى أَلِهٖ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ہر چھوٹی بڑی چیز کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے تھے۔ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَّى أَلِهٖ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا معمول تھا کہ ہر مصیبت اور تکلیف پر صبر کرتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور اُسے دور کرنے کے لیے فریاد کرتے تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بندے کی مشکلات کو دور کرنے والا نہیں ہے۔

لطف و نقصان کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے اور زندگی اور موت اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ غم اور خوشی بھی اُسی کی طرف سے ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو لطف و نقصان کا مالک نہ سمجھیں۔ اُس کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔ اپنی تمام امیدیں اُسی سے وابستہ رکھیں اور اُسی پر بھروسہ کریں۔

قریمان نبوی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَّى أَلِهٖ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اس لیے کہ وہ تمھیں اپنی نعمتیں عطا

کرتا ہے۔ (جامع ترمذی، حدیث: 3789)

PERFET24U.COM

## مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ اللہ تعالیٰ نے بہترین شکل و صورت پر پیدا کیا:

ب۔ حیوان کو انسان کو

د۔ پرندوں کو درندوں کو

ب۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو پیدا کیا:

الف۔ سیاحت کے لیے عبادت کے لیے

ج۔ کھانے کے لیے کھیلنے کے لیے

ج۔ دنیا کی ہر چیز پیدا کی گئی:

ب۔ پرندوں کے لیے حیوانوں کے لیے

د۔ انسانوں کے لیے فرشتوں کے لیے

د۔ حقوق اللہ میں شامل ہے:

الف۔ ذکر کرنا باہمیں کرنا

ج۔ کھیلنا کو دنا سونا جا گنا

2۔ خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ ہر انسان پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو \_\_\_\_\_ مانے۔

ب۔ اللہ تعالیٰ نے سورج، چاند اور ستارے سب \_\_\_\_\_ کے فائدے کے لیے پیدا کیے۔

ج۔ جو عتیس اللہ تعالیٰ نے اُسے عطا کی ہیں \_\_\_\_\_ سے اُن کا اعتراف کرے۔

### مختصر جوابات لکھیں۔

-3

- ۱۔ ہر چھوٹی بڑی چیز کے لیے بھی ————— سے دعا مانگنی چاہیے۔  
 ۲۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بندے کی ————— دور کرتے والا نہیں ہے۔

الف۔ حقوق اللہ سے کیا مراد ہے؟

ب۔ انسان کو پیدا کرنے کا مقصد کیا ہے؟

ج۔ اہم عبادات کون سی ہیں؟

د۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مصیبت اور تکلیف کے وقت کیا معامل تھا؟

### تفصیلی جوابات لکھیں۔

-4

الف۔ حقوق اللہ کے بارے میں تفصیل سے لکھیں۔

ب۔ ہم اپنی عملی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کس طرح ادا کر سکتے ہیں؟

### سرگرمیاں



- اللہ تعالیٰ کی چند نعمتوں کی فہرست بنائیں۔
- اپنا جائزہ لیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں یا نہیں۔
- سبق میں شامل حقوق اللہ کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے دیگر حقوق کے بارے میں استاد محترم سے معلوم کریں۔

• طلبہ کو اللہ تعالیٰ کے حقوق کے بارے میں آسان الفاظ میں تفصیل سے آگاہ کریں اور ان کی اولیٰ تغیریب بھی دیں۔

• طلبہ کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محترم راچ کریں۔ انہیں بخوبی کے مختلف طریقے بتائیں اور نماز کی پابندی کی تاکید کریں۔



### (3) تلاوتِ قرآن مجید

اس سبق کی تحقیق پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

آخری الہامی کتاب کے طور پر قرآن مجید کا تعارف جان سکیں۔

دنیا و آخرت میں کامیابی کے لیے قرآن مجید کی اہمیت، عظمت اور فناں جان سکیں۔

تلاوت کے احکام و آداب سے آگاہ ہو سکیں اور ان پر عمل کر سکیں۔

مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق سے واقف ہو سکیں۔



الله تعالیٰ نے انسانوں کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے نبی اور رسول بھیجے اُن میں سے بعض پر کتاب میں نازل فرمائیں۔ ان کتابوں میں سے آخری کتاب قرآن مجید ہے۔ قرآن کے معنی ہیں کثرت سے پڑھی جانے والی کتاب، یہ کتاب پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر نازل ہوئی۔ قرآن مجید ساری دنیا کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ ارشاد و ربانی ہے۔

ترجمہ: اور قرآن کو اچھی طرح تحریر پر کر پڑھا گرو۔ (سرنالیزیشن، ص 4)

فرمان الٰی

ترجمہ: ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا۔ (سورة القدر، آیت: ۱)

قرآن مجید کی تلاوت نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بہت شوق سے کرتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کثرت سے تلاوت کرنے کی تلقین کرتے تھے۔

اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جو شخص قرآن پاک کا ایک حرفاً پڑھتا ہے اس کو ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی دس گناہ تک بڑھادی جاتی ہے۔ خیال رہے کہ الٰم ایک حرفاً نہیں بلکہ الف، لام، میم تین حرفاً ہیں۔ (ترمذی، حدیث: 2910) لہذا صرف الٰم کا لفظ پڑھنے پر تیس نیکیاں ملیں گی۔

تلاوت قرآن مجید کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”تم قرآن مجید پڑھو اس لیے کہ قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سخارشی بن کر آئے گا۔“

(صحیح مسلم، حدیث: 1874)

## تلاؤت قرآن مجید کے آداب

قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے پہلے درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

تلاوت شروع کرنے سے پہلے وضو کر لینا چاہیے۔

قرآن مجید پڑھنے سے پہلے جسم، لباس اور جگہ کا یاک ہونا ضروری ہے۔

تلاوت شروع کرنے سے پہلے توقیع اور تسمیہ پڑھنا چاہیے۔

قرآن مجید کی تلاوت با قاعدگی سے کرنی چاہیے۔

تلاوت درست متن مفظ کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر کرنی چاہئے۔

تلاؤت کے دوران ادھر ادھر کی ماتیں نہ کرس۔

چہ قرآن مجید پڑھا حارہا ہو تو خاموشی اور توجہ سے تلاوت نہیں۔

ہمیں چاہیے کہ ہم روزانہ قرآن مجید کی تلاوت کا اہتمام کریں۔ اس کے تمام آداب کا خیال رکھیں۔ اس کی تعلیمات کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل ہو۔



## مشق

1 درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ تلاوت شروع کرنے سے پہلے پڑھنا چاہیے:

ب۔ اسْتَغْفِرُ اللَّهِ

الف۔ اللَّهُ أَكْبَر

د۔ سُبْحَانَ اللَّهِ

ج۔ تَعُوذُ بِسَمِيَّةِ

ب۔ انسانوں کی رہنمائی کے لیے آخری کتاب ہے:

ب۔ تُورَاتٌ مَقْدُسٌ

الف۔ زِيْرٌ مَقْدُسٌ

د۔ قُرْآنٌ مُجِيدٌ

ج۔ انجِيلٌ مَقْدُسٌ

ج۔ قُرْآنٌ مُجِيدٌ نازل کیا گیا:

ب۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر

الف۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر

ج۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

د۔ حضرت داؤد علیہ السلام پر

د۔ قرآن مجید رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے:

ب۔ خاص زمانے کے لیے

الف۔ ساری دنیا کے لیے

د۔ خاص علاقے کے لیے

ج۔ خاص قوم کے لیے

د۔ قرآن مجید نازل ہوا:

ب۔ شبِ معراج میں

الف۔ شبِ قدر میں

د۔ شبِ برات میں

ج۔ شبِ عاشورہ میں

## 2. حالی جگہ پر کریں۔

- الف۔ قرآن مجید کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے \_\_\_\_\_ کر لینا چاہیے۔
- ب۔ تلاوت قرآن مجید درست تلفظ کے ساتھ \_\_\_\_\_ کر کرنی چاہیے۔
- ج۔ تلاوت کے دوران \_\_\_\_\_ کی باتیں نہ کریں۔
- د۔ جب قرآن مجید پڑھا جا رہا ہو تو خاموشی اور \_\_\_\_\_ سے تلاوت سنیں۔
- ہ۔ نماز کے دوران قرآن مجید کی تلاوت \_\_\_\_\_ آواز میں کرنی چاہیے۔

## 3. مختصر جوابات لکھیں۔

- الف۔ قرآن مجید کا مختصر تعارف لکھیں۔
- ب۔ اللہ پڑھنے پر کتنی نیکیاں ملتی ہیں؟
- ج۔ قرآن مجید کی تلاوت کی فضیلت کے بارے میں حدیث کا ترجمہ لکھیں۔
- د۔ ہم پر قرآن مجید کے کوئی سے حقوق ہیں؟
۴. تفصیلی جوابات لکھیں۔

الف۔ قرآن مجید کی تلاوت کی اہمیت و فضیلت بیان کریں۔

ب۔ قرآن مجید کی تلاوت کے کوئی سے پانچ آداب تحریر کریں۔

## سرگرمیاں



قرآن مجید کی تلاوت کے آداب پر ایک چارٹ تیار کریں اور کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔

روزانہ کا تلاوت قرآن مجید کا جدول بنائیں اس کا اسناد والدین کو دکھائیں۔

• طلب کو قرآن مجید کے پیغام اور فضائل کے بارے میں تفصیل کے ساتھ آگاہ کریں۔

• طلب کو ناظرہ قرآن مجید کی تدریس کرواتے وقت آداب تلاوت کا خیال رکھا جائے۔

برائے مدد و مدد



## سیرتِ طیبہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ

### (۱) نزولِ وحی کا واقعہ

حائلات تحریر

اس سبق کی تجھیل پر آپ اس قابل ہو یا میں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

غارہ را میں پہلی وحی کے نزول کے واقعہ کے متعلق جان لیں۔

نزولِ وحی کے وقت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کلمات کی روشنی میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کی مشتمل کردار (صلدر) ہیں۔

پہلی وحی کے بعد حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کلمات کی روشنی میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کی مشتمل کردار (صلدر) ہیں۔

سمیت زدوس کا بوجہ اختانے والے، ناداروں کی مد کرنے والے، بہمان نواز، آفتوں میں دوسروں کے کام آنے والے اے روشنیاں ہو سکیں۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کے کردار کے مذکورہ پہلوؤں کو اپنی زندگی میں اپنا سکیں۔

سورہ اعلق کی ابتدائی آیات کی روشنی میں علم کی اہمیت کو جان لیں۔



## PERFECT24U.COM

جب انی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک چالیس سال کے قریب ہو گئی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور غور و فکر کے لیے غارہ را میں تشریف لے جاتے۔

ایک دن جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ محمول کے مطابق غارہ را میں عبادت اور غور و فکر میں مصروف تھے۔ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کے پاس

حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کو سورہ اعلق کی چہلی پانچ آیات پڑھنے کو کہا:

**إِنَّ أَبِاسِمَ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ<sup>۱</sup> خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلِقٍ<sup>۲</sup> إِنْ أُوْرَبِكَ الْأَكْرَمُ<sup>۳</sup>  
الَّذِي عَلِمَ بِالْقَلْمَ<sup>۴</sup> عَلِمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ<sup>۵</sup>**

(سورہ اعلق، آیت: ۱-۵)

ترجمہ: اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھو جس نے (عالم کو) پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کی چکلی سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے سے علم سکھایا۔ اور انسان کو وہ یا تیس سکھا ہیں جن کا اس کو علم نہ تھا۔

یہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّیْہِ وَسَلَّمَ پر پہلی مرتبہ وحی نازل

ہوئی تھی۔ وحی کا نازل ہونا ایک غیر معمولی واقعہ تھا۔ اس غیر معمولی واقعہ نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّیْہِ وَسَلَّمَ کی طبیعت پر بہت زیادہ اثر کیا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّیْہِ وَسَلَّمَ پر لرزہ طاری ہو گیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّیْہِ وَسَلَّمَ گھر تشریف لائے اور ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا کہ ”مجھے چادر اور ٹھادو۔“

**ترجمہ:** اس کو امانت دار فرشتے لے کر آتا ہے۔ (یعنی اس نے) تمہارے دل پر (القا) کیا ہے تاکہ (لوگوں کو) خبر دار کرتے رہو۔  
(سورۃ الشراء، آیت: 193-194)

کچھ دیر آرام کرنے کے بعد جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّیْہِ وَسَلَّمَ کی طبیعت بحال ہوئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس عظیم واقعہ کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے ساری بات سن کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّیْہِ وَسَلَّمَ کو سلی وی اور کہا:

اللہ کی قسم! اللہ آپ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّیْہِ وَسَلَّمَ) کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ یقیناً آپ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّیْہِ وَسَلَّمَ) توضیح کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں مدد کرتے ہیں۔ (صحیح البخاری، حدیث: 3)

اس کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّیْہِ وَسَلَّمَ کو اپنے بچازاد بھائی ورقہ بن نواف کے پاس لے گئیں۔ اور ان کو نزول وحی کے واقعہ کے بارے میں بتایا۔ ورقہ بن نواف پہلی آسمانی کتابوں، تورات اور انجیل کا علم رکھتے تھے۔

انہوں نے یہ واقعہ سن کر کہا کہ یہ وہی ناموس ہے جو اس سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی لے کر آچکا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّیْہِ وَسَلَّمَ اس امت کے پاس وحی لے کر آچکا ہے۔ ایک طالب علم کی حیثیت سے ہمیں علم کی اہمیت سے واقف ہونا چاہیے اور علم حاصل کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ محنت کرنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّیْہِ وَسَلَّمَ پر پہلی وحی میں علم کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ علم ایک ایسا نور ہے جو اچھائی اور برائی کو سمجھنے کی صلاحیت عطا کرتا ہے۔ ایک طالب علم کی حیثیت سے ہمیں علم کی اہمیت سے واقف ہونا چاہیے اور علم حاصل کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ محنت کرنی چاہیے۔

فرمان اللہ

مزید جائیے!

## مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّی اِلٰہٖ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ عِبادت کی غرض سے قیام فرماتے تھے:

ب۔ غارِ ثور میں

الف۔ غارِ حرام میں

د۔ جبلِ رحمت پر

ج۔ کوہ طور پر

ب۔ نزولِ وحی کے وقت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّی اِلٰہٖ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک تھی:

ب۔ چالیس سال

الف۔ تیس سال

د۔ سانچھ سال

ج۔ پنجاں سال

ج۔ پہلی وحی کے نزول کا تاریخ ہے:

ب۔ رمضان المبارک

الف۔ المحرم الحرام

د۔ ذوالحجہ

ج۔ ربیع الاول

د۔ ورقہ بن نوفل علم رکھتے تھے۔

ب۔ انجیل کا

الف۔ تورات کا

د۔ تورات اور انجیل کا

ج۔ قرآن مجید کا

ب۔ ناموس سے مراد ہیں:

ب۔ حضرت جبریل علیہ السلام

الف۔ حضرت اسرائیل علیہ السلام

د۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام

ج۔ حضرت میکائیل علیہ السلام

## 2- خالی جگہ میں پر کریں۔

- الف۔** ایک دن آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور أَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ معمول کے مطابق عبادت اور \_\_\_\_\_ میں مصروف تھے۔
- ب۔** وحی کا نازل ہوتا ایک \_\_\_\_\_ واقعہ تھا۔
- ج۔** آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور أَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ گھر تشریف لائے اور \_\_\_\_\_ کو کہا کہ ”مجھے چاہو اور ہادو“
- د۔** پہلی وحی میں \_\_\_\_\_ کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔
- ہ۔** آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور أَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ \_\_\_\_\_ کرتے ہیں۔

## 3- مختصر جوابات لکھیں۔

- الف۔** پہلی وحی میں سورۃ العلق کی کتنی آیات نازل ہوئیں۔
- ب۔** سورۃ العلق کی ابتدائی دو آیات کا ترجمہ لکھیں۔
- ج۔** ورق بن نوفل کون تھے؟
- د۔** غار حرام میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور أَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کی مسروقات کیا تھیں؟

## 4- اغصانی بوابات لکھیں۔

- الف۔** نزول وحی کا واقعہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔
- ب۔** پہلی وحی سے ہمیں کس چیز کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے، بیان کریں۔

## سرگرمیاں



- ”علم کی اہمیت“ کے موضوع پر ایک مختصر تقریر تیار کریں اور اپنی جماعت میں سناویں۔
- علم کی اہمیت و فضیلت کے بارے میں آیات و احادیث کا چارٹ بنا کر کرہ جماعت میں آویزاں کریں۔

- طلب کوئی کامیاب و مظہوم سمجھا نہیں۔
- طلب کوئی اکرم صدقہ اللہ علیہ و سلم و اصحابہ و مددہ کے پابند و اخلاقی کے بارے میں بتائیں۔
- طلب کو بتائیں کہ تم اکرم صدقہ اللہ علیہ و سلم و اصحابہ و مددہ کی آمد کی خوشخبری تمام آسمانی کتابوں میں موجود ہے۔ اس لیے ورق بن نوفل نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور أَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کی بہوت کی تصدیق کی۔

## (2) دعوت وتبليغ

اس سبق کی تجھیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

\* دین اسلام کی تبلیغ کا مفہوم، ضرورت اور اہمیت جان سکیں۔

\* حضرت محمد رسول اللہ خاتم انبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی دعوت اسلام کے آغاز میں اندراز تبلیغ کے بارے میں جان سکیں۔

\* سب سے پہلے ایمان قبول کرنے والوں کے ناموں سے آگاہ ہو سکیں۔

\* اسلام کی دعوت کے دوران قریش مکہ کی مخالفت اور رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور صحابہ وَسَلَّمَ اور حجاج کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ثابت قدیمی کے بارے میں آگاہ ہو سکیں اور عملی زندگی میں ان کی حیروانی کر سکیں۔

\* حضرت ابو طالب کے کردار سے آگاہ ہو سکیں۔

\* اسلام کے آغاز میں رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور صحابہ وَسَلَّمَ اور حجاج کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مخلکات کے بارے میں جان سکیں۔

\* حضرت محمد رسول اللہ خاتم انبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور صحابہ وَسَلَّمَ کے خاتم انبیاء ہونے کی وجہ سے امت پر دعوت و تبلیغ کی مددواری کو سمجھ سکیں۔

## دعوت وتبليغ کا مفہوم

دعوت وتبليغ کا مطلب ہے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا اور ان تک احکام الہی پہنچانا۔ انبیاء کرام۔ عالم السلام کو دنیا میں اسی مقصد کے لیے بھیجا گیا کہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف بلا سکیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاصحابِہِ وَسَلَّمَ کو بھی یہی حکم دیا۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

**ترجمہ:** اے پیغمبر جو ارشادات اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نازل ہوئے ہیں سب لوگوں کو پہنچا دو۔ (سورۃ المائدہ، آیت: 67)

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اس حکم پر پورا پورا عمل کیا اور دعوت و تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔

پہلی وحی کے نزول کے پیچھے عرصہ بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاصحابِہِ وَسَلَّمَ پر دوسری وحی نازل ہوئی۔ دوسری وحی کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاصحابِہِ وَسَلَّمَ نے لوگوں کو اسلام کی طرف بانا شروع کر دیا۔ ابتدائیں جن لوگوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاصحابِہِ وَسَلَّمَ کی دعوت کو قبول کیا۔ ان کے نام درج ذیل ہیں:

\* حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

\* حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

\* حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ

\* حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابتدائیں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاصحابِہِ وَسَلَّمَ نے دعوت و تبلیغ کا کام رازداری کے ساتھ کیا اور صرف قریبی لوگوں کو ہی دعوت پیش

مزید جانے!

دوسری وحی میں سورۃ الذاریٰ کی ابتدائی سات آیات نازل ہوئیں۔

کی۔ خفیہ تبلیغ کا سلسلہ تقریباً تین سال تک جاری رہا۔

اس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللّٰہُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کو اپنے عزیز واقارب کو اسلام کی طرف بلانے کا حکم دیا گیا۔

ترجمہ: اور اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈرستادو۔ (سورہ الشراء، آیت: 214)

اس حکم کے مطابق آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللّٰہُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے اپنے خاندان کے لوگوں کو کھانے پر بلا�ا اور ان کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللّٰہُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کی دعوت کے جواب میں صرف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللّٰہُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کا ساتھ دینے کا اعلان کیا۔ اس وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر صرف دس سال تھی۔ نبوت کے چوتھے سال سے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللّٰہُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے حلم کھلا اسلام کی تبلیغ شروع کر دی۔ دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللّٰہُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کو بے شمار تکالیف برداشت کرنا پڑیں۔

کافروں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللّٰہُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کو اسلام کی دعوت سے روکنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللّٰہُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت ابوطالب نے ہمیشہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللّٰہُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کا ساتھ دیا اور ہر طرح آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللّٰہُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کی بدکی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔

جب کفار نے دیکھا کہ ان کی ہر طرح کی مخالفت کے باوجود اسلام کی دعوت چھیل رہی ہے۔ تو سب مل کر حضرت ابوطالب کے پاس گئے اور کہا: کہ آپ اپنے بھتیجے کو دین کی تبلیغ سے روکیں یا ان کے اور ہمارے درمیان سے ہٹ جائیں۔ حضرت ابوطالب نے نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللّٰہُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کے سامنے قریش کا مطالبه رکھا۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللّٰہُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ میرے دلکیں ہاتھ پر سورج اور بالکیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں تب بھی میں اس کام کو نہیں چھوڑوں گا۔ حضرت ابوطالب نے یہ سن کر فرمایا: بھتیجے! آپ جو چاہیں کریں میں آپ کا ساتھ بھی نہیں چھوڑوں گا اور حضرت ابوطالب نے اپنی آخری سانس تک اس کو نبھایا۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللّٰہُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کی اطاعت کریں۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نقش قدم کی پیروی کریں اور راستے میں پیش آنے والی مشکلات پر صبر کریں۔ مشکلات سے گھبرا کر نیکی کا راستہ ترک نہ کریں۔

## مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگا گیں۔

**الف۔** نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلا شروع کیا

**ب۔** دوسری وحی کے بعد **الف۔** پہلی وحی کے بعد

**د۔** پنجمی وحی کے بعد **ج۔** تیسرا وحی کے بعد

**ب۔** شروع میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے دعوت و تبلیغ کا کام کیا

**ب۔** اعلائیہ **الف۔** رازداری سے

**د۔** دن میں **ج۔** رات میں

**ج۔** قریبی رشتہواروں کو اسلام کی طرف بلانے کا حکم کس سورت میں دیا گیا

**ب۔** سورۃ الہُجَّۃ میں **الف۔** سورۃ البقرۃ میں

**د۔** سورۃ المدڑ میں **ج۔** سورۃ شہر آء میں

**د۔** خفیہ تبلیغ کا سلسہ جاری رہا۔

**ب۔** تقریباً تین سال **الف۔** تقریباً دو سال

**د۔** تقریباً پانچ سال **ج۔** تقریباً چار سال

## 2۔ خالی جگہ پر کریں۔

- الف۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اٰلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کے لوگوں کو کھانے پر بنا یا۔
- ب۔ قبول اسلام کے وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر سال تھی۔
- ج۔ دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اٰلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بے شمار برداشت کرنا پڑیں۔
- د۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اٰلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا نے ہمیشہ آپ کا ساتھ دیا۔

## 3۔ مختصر جوابات لکھیں۔

- الف۔ دعوت و تبلیغ سے کیا مراد ہے؟
- ب۔ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والوں کے نام لکھیں۔
- ج۔ حضرت ابو طالب نے کس موقع پر نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اٰلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حمایت کا اعلان کیا؟
- د۔ دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اٰلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اسوہ حسنے سے یہ میں کیا سبق ملتا ہے؟

**PERFECT24U.COM**

## 4۔ تفصیلی جوابات لکھیں۔

- الف۔ اسلام کی دعوت کے مرافق کو بیان کریں۔
- ب۔ دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں حضرت ابو طالب کا کردار بیان کریں۔

## مرگر میاں



- سیرت کی کوئی کتاب پڑھیں اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ثابت قدمی کے چند واقعات سنائیں۔
- خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اٰلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی امت ہونے کی حیثیت سے ہم پر کیا ذمہ داریاں ہائد ہوتی ہیں۔ ان کی فہرست بنائیں۔

برائے امداد و کرام ۱۔ حبیب دعوت احمد پرہنگاری و ترویج اور دعوت تیس آیت و ۴۰ سے دعوت بیسے کی آنحضرت۔

۲۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اٰلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے۔ مذکون اور مسیحیت میں صہرا، امن یعنی یقین و مدد و مددگاری پر محروم کرنے پر آمادہ ہے۔



## (3) بھرتو جشہ (اولیٰ و ثانیہ)

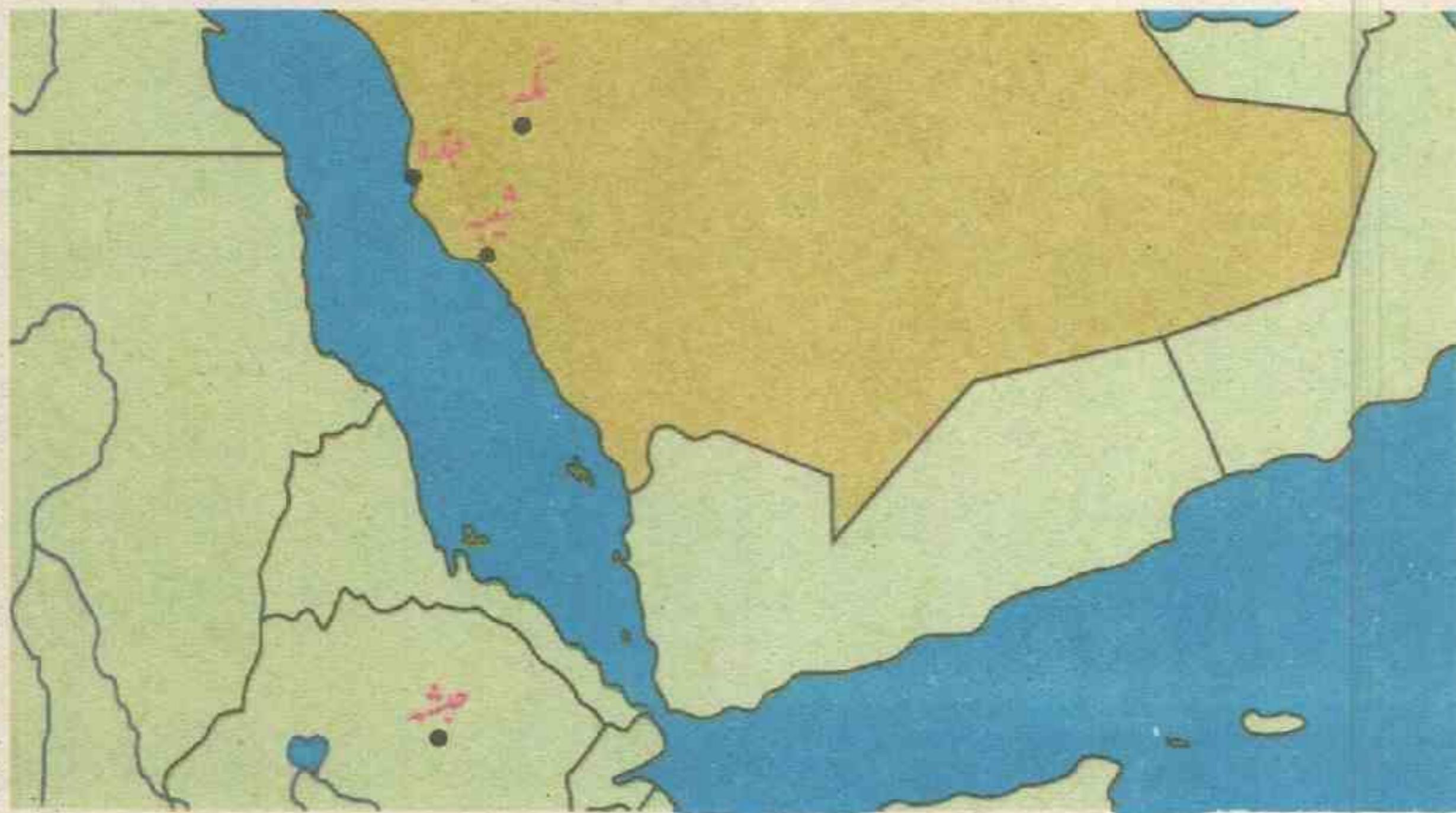
اس سبق کی مختصر پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- \* بھرتو کا مشیوم سمجھ سکیں اور بھرتو جشہ کے بارے میں جان سکیں۔
- \* مکہ مکرمہ میں اسلام کے ابتدائی سالوں میں رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مشکلات کے بارے میں جان سکیں۔
- \* جشہ کے باڈشاہ نجاشی کی شخصیت کے بارے میں جان سکیں۔
- \* نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریر کے اہم نکات جان سکیں۔

اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اپنے دین کی حفاظت کے لیے گھر بارچھوڑنے کو بھرتو کہتے ہیں۔ بھرتو جشہ سے مراد وہ بھرتو ہے، جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مکہ مکرمہ سے جشہ کی طرف کی تھی۔ جشہ عرب کے جنوب میں بحیرہ احمر کے دوسرے کنارے پر واقع ہے۔ آج کل یہ علاقہ ایک ہو پیا کہلاتا ہے۔

### پہلی بھرتو جشہ

نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو نبوت کا اعلان کیے ہوئے پانچ سال ہو چکے تھے۔ جشہ براعظم افریقہ کا ملک ہے۔



اس عرصہ میں جن لوگوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اُنْہٗ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کی دعوت کو قبول کیا ان کو کفار مکہ کی طرف سے سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا یہاں تک کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مکہ مکرمہ میں رہنا ناممکن بنا دیا گیا تھا۔ اس صورت حال میں رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اُنْہٗ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم دیا کہ تم لوگ جب شہ کی طرف ہجرت کر جاؤ۔ وہاں کا باادشاہ نجاشی ایک عادل حکمران ہے۔ چنانچہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اُنْہٗ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کے حکم کے مطابق مسلمانوں کا پہلا قافلہ جو بارہ (12) مردوں اور چار (4) عورتوں پر مشتمل تھا جب شہ روانہ ہوا۔ اس قافلے کے امیر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

## دوسری ہجرت جب شہ

جب شہ میں یہ افواہ پھیل گئی کہ قریش کے سرکردہ لوگوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اس افواہ کی وجہ سے جب شہ کی طرف ہجرت کرنے والے مسلمان واپس آگئے۔ مکہ مکرمہ پہنچ کر انھیں معلوم ہوا کہ افواہ جھوٹی تھی۔ کفار کے ظلم و ستم میں روز بروز اضافہ ہو رہا تھا۔ نبوت کے ساتویں سال مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نے جب شہ کی طرف دوبارہ ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس قافلے میں تراہی (83) مرد اور انہیں (19) عورتیں شامل تھیں۔ یہ لوگ جب شہ پہنچ کر نہایت سکون و اطمینان سے رہنے لگے۔ یہاں وہ آزادانہ طریقے سے عبادات کرتے۔ مشرکین مکہ کے لیے مسلمانوں کا جب شہ میں سکون و اطمینان سے رہنا تھا اور انہوں نے مسلمانوں کو واپس لانے کے لیے نجاشی کے پاس ایک وفد بھیجا۔ یہ وفد و افراد پر مشتمل تھا۔ وفد نے نجاشی کو کہا کہ یہ لوگ بے دین ہو گئے ہیں۔ آپ ان کو ہمارے حوالے کر دیں۔

نجاشی ایک انصاف پسند حکمران تھا۔ اس نے یک طرفہ فیصلہ دینے کی بجائے مسلمانوں کی بات سننے کا فیصلہ کیا اور انھیں دربار میں بلا بھیجا۔ مسلمانوں نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ترجیحی کافر یعنی کافر یونپا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نجاشی کے سوال پر کہا:

”اے باادشاہ! ہم جاہل تھے، بتوں کو پوچھتے تھے، مردار کھاتے تھے، برائیاں کرتے تھے، رشتے داریاں توڑتے اور ہمسایوں سے بدسلوکی کرتے تھے۔ ہم اسی حالت میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے ایک رسول چنا، جن کے اعلیٰ اخلاق، سچائی، امانت اور پاک دامنی کو ہم پہلے سے جانتے تھے۔ انہوں نے ہمیں اللہ کے سچے دین کی طرف بلا یا نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا حکم دیا۔ پاک دامنی اور صلہ رحمی کی تعلیم دی۔ اور ہم ان پر ایمان لے آئے۔ اس وجہ سے ہماری قوم ہم سے ناراض ہو گئی۔ ہماری قوم نے ہم پر ظلم و ستم ڈھائے اور ہمیں ہمارے دین سے پھیرنے کے لیے ہزاریں دیں۔ ہم نے ان کے ظلم و ستم سے نگ آ کر آپ کے ملک میں پناہ لی۔ تاکہ ہم امن سے رہ سکیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ کے ملک میں ہم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔“

یاد رکھیے!

جب شہ کے باادشاہ کا نام اصحیح تھا۔ اور نجاشی اس کا لقب تھا۔

دامنی اور صلہ رحمی کی تعلیم دی۔ اور ہم ان پر ایمان لے آئے۔ اس وجہ سے ہماری قوم ہم سے ناراض ہو گئی۔ ہماری قوم نے ہم پر ظلم و ستم ڈھائے اور ہمیں ہمارے دین سے پھیرنے کے لیے ہزاریں دیں۔ ہم نے ان کے ظلم و ستم سے نگ آ کر آپ کے ملک میں پناہ لی۔ تاکہ ہم امن سے رہ سکیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ کے ملک میں ہم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔“

نجاشی یہ گفتگو سن کر بولا: تمہارے نبی، اللہ کا جو کلام لائے ہیں اس میں سے کچھ سناؤ۔  
حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورہ مریم کی چند آیات پڑھ کر سننا ہے۔ نجاشی پران کا بہت اثر ہوا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور بولا: اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ کلام اور انجلیں مقدس دونوں ایک ہی چانغ کے نور ہیں۔ یہ کہہ کر اس نے قریش کے لوگوں سے صاف کہہ دیا کہ میں ان لوگوں کو تمہارے حوالے نہیں کروں گا۔

اس واقعہ کے بعد قریش کے نمائندے واپس مکہ مکرمہ چلے گئے اور مسلمان جبش میں امن و سکون اور آزادی سے رہنے لگے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنے دین اور عقیدے کی حفاظت کے لیے اپنے گھر بارچھوڑ دیے اور مکہ مکرمہ سے جبش کی طرف ہجرت کی۔ صاحبہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اس طرز عمل سے ہمیں یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کو اپنے دین کی حفاظت کے لیے جان و مال کی قربانی دینے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

مسجد نجاشی، مدینہ

PERFECT24U.COM



## مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

**الف۔** مسلمانوں نے مکہ مکرہ سے پہلی ہجرت کی

**الف۔** یمن کی طرف

**ج۔** ایران کی طرف

**ب۔** دوسری مرتبہ ہجرت ہوئی

**الف۔** نبوت کے دوسرے سال

**ج۔** نبوت کے چوتھے سال

**ج۔** صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جینانا نمکن بنادیا گیا تھا

**الف۔** مدینہ منورہ میں

**ج۔** جشہ میں

**د۔** جشہ کے بادشاہ کو کہتے تھے

**الف۔** قیصر

**ج۔** نجاشی

**د۔** صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حفاظت کے لیے گھر بارج چھوڑ دیا

**الف۔** دین کی

**ج۔** وطن کی

**ب۔** دنیا کی

**د۔** مال کی

**PERFECT24U.COM**

ب۔ مکہ مکرہ میں

**ب۔** نبوت کے تیسرا سال

**د۔** نبوت کے ساتویں سال

**ب۔** جشہ کی طرف

**د۔** مدینہ کی طرف

**الف۔** یمن کی طرف

**ج۔** ایران کی طرف

**ب۔** دوسری مرتبہ ہجرت ہوئی

**الف۔** نبوت کے دوسرے سال

**ج۔** نبوت کے چوتھے سال

**ج۔** صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جینانا نمکن بنادیا گیا تھا

**الف۔** مدینہ منورہ میں

**ج۔** جشہ میں

**د۔** جشہ کے بادشاہ کو کہتے تھے

**الف۔** قیصر

**ج۔** نجاشی

**د۔** صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حفاظت کے لیے گھر بارج چھوڑ دیا

**الف۔** دین کی

**ج۔** وطن کی

**ب۔** دنیا کی

**د۔** مال کی

2- خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ جب شہ عرب کے جنوب میں \_\_\_\_\_ کے دوسرے کنارے پر واقع ہے۔

ب۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم دیا گیا کہ تم لوگ \_\_\_\_\_ کی طرف ہجرت کر جاؤ۔  
ج۔ نجاشی ایک \_\_\_\_\_ حکمران تھا۔

د۔ مسلمان جب شہ پہنچ کر نبایت سکون اور \_\_\_\_\_ سے رہنے لگے۔

ہ۔ اہل مکہ کا وفد \_\_\_\_\_ افراد پر مشتمل تھا۔

3- مختصر جوابات لکھیں۔

الف۔ ہجرت سے کیا مراد ہے؟

ب۔ پہلی ہجرت کے بعد مسلمان مکہ مکرمہ کیوں واپس آئے؟

ج۔ دوسری ہجرت جب شہ میں کتنے لوگ شامل تھے؟

د۔ پہلی ہجرت جب شہ میں قافلے کے امیر کون تھے؟

4- تفصیلی جوابات لکھیں۔

الف۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نجاشی کے دربار میں جو تقریر کی اس کو اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

ب۔ ہجرت جب شہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

### سرگرمیاں



• جزیرہ نما عرب کے نقشے کی مدد سے مختلف مقامات (مکہ مکرمہ، جب شہ، طائف، مدینہ منورہ) کی نشان دہی کریں۔

• سبق میں شامل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حالات زندگی کا مطالعہ کریں۔

• طلبہ کو ان تجویزاں کا انتشار دکھائیں اور اس کے متعلق وضاحت کریں۔

• طلبہ کو ہیرت کی کسی بھی کتاب سے ہجرت جب شہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کی ترغیب دیں۔



## (4) شعب ابی طالب

اس سبق کی میکھل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- شعب ابی طالب میں حضرت ابوطالب کے کردار سے آگاہ ہو سکیں۔
- مخصوصین کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد سے آگاہ ہو سکیں۔

عربی زبان میں دو پہاڑوں کے درمیان خالی جگہ کو شعب کہتے ہیں۔ یہ جگہ بنو ہاشم کی

ملکیت تھی۔ حضرت ابوطالب بنو ہاشم کے سردار تھے۔ اس لیے اس جگہ کو شعب ابی طالب کہتے  
قریب واقع ہے۔

مزید جانے!

نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ ابِیهِ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کی دعوت پیش کرتے ہوئے چھے سال گزر چکے تھے۔ اس عرصہ میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ ابِیهِ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بہت سی مشکلات سے گزرا پڑا۔ حتیٰ کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک بڑی تعداد اپنے گھر بارچھوڑ کر جہش کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئی۔ مگر اس کے باوجود مسلمانوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہوا تھا۔ جو نئے لوگ اسلام قبول کر رہے تھے ان میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے بہادر حضرات بھی شامل تھے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ ابِیهِ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ ثابت قدی کے ساتھ دعوت کے کام کو آگے بڑھا رہے تھے۔ اس صورتحال نے کفار کو مزید پریشان کر دیا اور اب انہوں نے انتہائی قدم اٹھانے کا فیصلہ کر لیا۔

یہ لوگ وادیِ محصب میں اکٹھے ہوئے اور بنو ہاشم کے خلاف ایک انتہائی ظالمانہ معاہدہ کیا۔ انہوں نے آپس میں اس بات پر اتفاق کیا کہ جب تک حضرت ابوطالب اپنے بھتیجے کو ہمارے حوالے نہ کر دیں گے اس وقت تک تھے ان کے قبلے میں شادی بیاہ کریں گے، نہ ہی ان کے ساتھ خرید و فروخت کریں گے اور نہ ان کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق رکھیں گے۔ اس قول وقرار پر مشتمل ایک تحریر لکھ کر خانہ کعبہ کے اندر لٹکا دی گئی تاکہ اس تحریر کی اہمیت ہر کوئی جان لے۔

اس معاہدہ کے نتیجے میں حضرت ابوطالب نے اپنے سارے خاندان کو شعب ابی طالب میں جمع کر لیا۔ بنو مطلب نے بھی بنو ہاشم کا ساتھ دیا۔ جس طرح مشرکین نے اتحاد کا مظاہرہ کیا، اس سے بڑھ کر ان دونوں خاندانوں نے رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ ابِیهِ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کی حفاظت کے لیے باہم عہد و پیمان کیے۔ سب نے اپنے سردار حضرت ابوطالب کی آواز پر لبیک کہا تھا۔ صرف ابوالہب پورے خاندان میں ایک ایسا شخص تھا جس نے اپنے خاندان سے الگ ہو کر مشرکین کا ساتھ دیا۔

اس بائیکاٹ کے نتیجے میں بنو ہاشم کو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مشرکین ان تک کسی چیز کو نہیں پہنچنے دیتے تھے۔ انہوں نے جگہ

جگہ پھرہ لگادیا تھا تاکہ کوئی شخص بنی ہاشم کو کھانے پینے کی چیزیں فروخت نہ کر سکے۔ حالات اس قدر سخت ہو گئے کہ بعض اوقات ان لوگوں کو درختوں کے پتے کھانے پڑتے۔ مگر بنی ہاشم اور بنو مطلب نے ان سخت حالات کا بہادری سے مقابلہ کیا اور کفار کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا۔ یہ محاصرہ تین سال تک جاری رہا۔ ایک دن نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے پچھا حضرت ابو طالب کو بتایا کہ قریش نے جو معابدہ خانہ کعبہ میں لٹکایا ہے اسے دیکھ نے چاٹ لیا ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کا نام باقی بچا ہے۔ حضرت ابو طالب قریش کو یہ بات بتانے کے لیے حرم میں تشریف لے گئے۔ اور هر قریش کے کچھ انصاف پسند لوگ بھی یہ فیصلہ کر چکے تھے کہ اس ظلم کے خلاف آواز اٹھانا ضروری ہے۔ اس نیک کام کی ابتداء شام بن عمرو نے کی تھی اور کچھ مزید لوگوں نے اس کا ساتھ دیا تھا۔ یہ لوگ بھی عین اُسی وقت حرم میں پہنچ گئے۔ انہوں نے اعلانیہ اس معابدے کو ختم کرنے کی بات کی۔ دوسرا طرف حضرت ابو طالب نے کہا کہ اگر بھتیجی کی بات ہو تو میں اسے تمہارے ہوالے کر دوں گا۔ جب خانہ کعبہ کے اندر سے معابدے کی تحریر کو اتار کر لا یا اگر کوئی تو واقعی اس کو دیکھ چاٹ چکی تھی۔ البتہ اللہ تعالیٰ کا نام محفوظ تھا۔ اس طرح یہ ظالمانہ معابدہ خود بخوبی ختم ہو گیا اور بنی ہاشم محاصرے سے باہر آگئے۔

پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لیے ہر مشکل اور مصیبت میں ثابت قدم رہے اور صبر کا مظاہرہ کیا۔ لہذا ہمیں کسی بھی صورت میں صبر و استقامت کا دامن نہیں چھوڑتا چاہیے۔

# PERFECT24U.COM

## مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ شعب سے مراد ہے

الف۔ گھٹائی

ج۔ میدان

ب۔ شعب ابی طالب ملکیت تھی

الف۔ بنوہاشم کی

ج۔ بنومخروم کی

ج۔ قریش کے لوگ اکٹھے ہوئے

الف۔ وادیِ حصب میں

ج۔ وادیِ نمرہ میں

د۔ یہ محاصرہ جاری رہا:

الف۔ دو سال

ج۔ چار سال

د۔ قریش نے جو معاهدہ خانہ کعبہ میں لٹکایا تھا اسے چاث لیا

الف۔ دیمک نے

ج۔ چھپکلی نے

د۔ کیزوں نے

**PERFECT24U.COM**

2- خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ اس بائیکات کے نتیجے میں کو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

ب۔ اس قول و قرار پر مشتمل ایک تحریر لکھ کر کے اندر لٹکا دی گئی۔

ج۔ حالات اس قدر رخت ہو گئے کہ بعض اوقات ان لوگوں کو کھانے پڑے۔

د۔ محاصرے کو ختم کرنے کی ابتداء نے کی تھی۔

ہ۔ سب لوگ وادی میں اکٹھے ہوئے۔

3- مختصر جوابات لکھیں۔

الف۔ بنو اشم کے سردار کون تھے؟

ب۔ شعبابی طالب کا واقعہ کس سال پیش آیا؟

ج۔ قریش نے جو معابدہ کیا تھا اس کی کوئی سی دو باتیں لکھیں۔

د۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللٰہُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے محاصرے میں کس طرزِ عمل کا مظاہرہ کیا؟

4- تفصیلی جوابات لکھیں۔

الف۔ شعبابی طالب کا پس منظر بیان کریں۔

ب۔ شعبابی طالب میں جو مشکلات پیش آئیں ان کا خلاصہ تحریر کریں۔

سرگرمیاں



• شعبابی طالب میں پیش آنے والے واقعات کی مزید تفصیل جانے کے لیے سیرت طیبہ کی کسی کتاب کا مطالعہ کریں۔

• مشکل وقت میں کیا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیے، اسوہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللٰہُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کی روشنی میں آپس میں بات چیت کریں۔

• شعبابی طالب کے حوالے سے طلبہ کو مزید معلومات فراہم کریں۔

• محاصرے اور بائیکات کا مطلب بھی سمجھائیں اور اس سلسلے میں پیش آنے والی مشکلات کو بھی بیان کریں۔



## (5) عام الحزن

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:  
عام الحزن کا معنی و مفہوم بیان کر سکیں۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اُبُو طَالِبٍ وَسَلَّمَ کی زندگی میں حضرت ابو طالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کردار سے واقف ہو سکیں۔

عربی زبان میں عام کے معنی "سال" کے اور حزن کے معنی "غم" کے ہیں، عام الحزن کا مطلب ہے غم کا سال۔

**مرید چاہئے!**  
حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
کا لقب طاہرہ تھا۔  
نبوت کے دسویں سال نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اُبُو طَالِبٍ وَسَلَّمَ کو دو عزیز ہمیتیوں کی جداگانی کا غم سہنا پڑا۔ ان میں سے ایک نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اُبُو طَالِبٍ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت ابو طالب تھے۔ انہوں نے نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اُبُو طَالِبٍ وَسَلَّمَ کی نہایت محبت و شفقت سے پروردش کی تھی۔

اور جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اُبُو طَالِبٍ وَسَلَّمَ کے خلاف انتہائی قدم اٹھانے سے ڈرتے تھے۔ یہ عزیز ہستی شعب ابی طالب میں محاصرے کے خاتمے کے بعد جلد ہی دنیا سے رخصت ہو گئی۔ چچا جان کی جداگانی نے نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اُبُو طَالِبٍ وَسَلَّمَ کو بے حد غم زدہ کر دیا۔

حضرت ابو طالب کی وفات کے پچھے عرصے بعد ہی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اُبُو طَالِبٍ وَسَلَّمَ کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ اتم المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اُبُو طَالِبٍ وَسَلَّمَ کی بہت زیادہ غم گسار تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہر دکھ درد میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اُبُو طَالِبٍ وَسَلَّمَ کی برابر کی شریک تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنا سارا مال و اساباب اللہ کی خاطر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اُبُو طَالِبٍ وَسَلَّمَ پر قربان کر دیا تھا۔

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اُبُو طَالِبٍ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

جس وقت لوگوں نے میرا انکار کیا وہ مجھ پر ایمان لا سکیں، جب لوگوں نے مجھے جھلا کیا انہوں نے میری تقدیق کی جس وقت لوگوں نے مجھے مجروم کیا انہوں نے مجھے اپنے مال میں شریک کیا اور اللہ نے مجھے ان سے اولاد دی۔ (مند احمد حدیث نمبر: 10560)

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللَّهُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کی رفاقت میں پچیس سال گزارے۔ اس عرصے میں انہوں نے نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللَّهُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ اور ہر مشکل میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللَّهُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کی گھمگساری کی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جدائی نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللَّهُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کے غم میں مزید اضافہ کر دیا۔ لیکن آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللَّهُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے اسلام کی تبلیغ کا کام پھر بھی جاری رکھا۔ عام الحزن سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ حالات خواہ کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہو جائیں انسان کو ہمت نہیں ہارنی چاہیے اور اپنی ذمہ داری کو نجھانا چاہیے جیسا کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللَّهُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کے طرز عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ انہیاں مشکل حالات میں بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللَّهُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے تبلیغ کے فرض کو ترک نہیں کیا۔

اگرچہ مکرمہ کے لوگوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللَّهُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کی بات سننے سے انکار کر دیا تھا مگر اس کے باوجود آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللَّهُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے طائف جانے کا ارادہ کر لیا۔ یہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللَّهُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کے عزم و ہمت کی دلیل ہے۔

PERFECT24U.COM

## مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حزن کے معنی میں

ب۔ خوشی

الف۔ غم

د۔ صحت

ج۔ بیماری

ب۔ محاصرے کے فوراً بعد نبی اکرم ﷺ کی عزیز ترین ہستی دنیا سے رخصت ہو گئی:

الف۔ حضرت عباں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ب۔ حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ج۔

حضرت حفصة رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ب۔ حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ج۔

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو اولاد دی

الف۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

ب۔ حضرت عباں رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

ج۔

حضرت حفصة رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

ب۔ حضرت میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

ج۔

د۔ حضرت خدیجۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قلب تھا

د۔

الف۔ طبیعہ

ب۔ طاہرہ

الف۔

ج۔ زاہدہ

د۔ عابدہ

ج۔

عام الحزن کہلاتا ہے

د۔

الف۔ نبوت کا ساتواں سال

ب۔ نبوت کا دسویں سال

الف۔

ج۔ نبوت کا گیارہواں سال

د۔ نبوت کا بارہواں سال

ج۔

## 2- خالی جگہیں پر کریں۔

الف۔ عام کے معنی \_\_\_\_\_ کے ہیں۔

ب۔ قریش کے لوگ حضرت \_\_\_\_\_ کی وجہ سے انتہائی قدم اٹھانے سے ڈرتے تھے۔

ج۔ حضرت \_\_\_\_\_ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

د۔ عام الحزن میں بھی آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى أٰلِهٖ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے \_\_\_\_\_ ترک نہیں کی۔

## 3- مختصر جوابات لکھیں۔

الف۔ عام الحزن سے کیا مراد ہے؟

ب۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى أٰلِهٖ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ کتنا عرصہ رہیں؟

ج۔ عام الحزن میں ہمارے لئے کیا درس ہے؟

## 4- تفصیلی جوابات لکھیں۔

الف۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت کے بارے میں حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

ب۔ حضرت ابوطالب نے آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى أٰلِهٖ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا کس طرح ساتھ دیا؟

## سرگرمیاں



حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں مزید مطالعہ کریں اور جماعت میں بحث و مباحثہ کا انعقاد کریں۔

عام الحزن کے بارے میں کلاس میں گفتگو کریں۔

• طلب کو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہیرت پڑھنے کے لیے کوئی کتاب تجویز کریں۔

• طلب کو بتائیں کہ حضرت ابوطالب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ہیں۔

## (6) سفر طائف

اس سبق کی تکمیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ ایہ وَاصْحَابِہ وَسَلَّمَ کے سفر طائف کا مقصد اور طائف کے سرداروں کے رویے کے بارے میں جان سکیں۔
- سفر طائف کے واقعات پڑھ کر رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ ایہ وَاصْحَابِہ وَسَلَّمَ کے صبر و تحمل اور برداشت کے بارے میں جان کر اس وصف کو اپنا سکیں۔

عام الحزن کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ ایہ وَاصْحَابِہ وَسَلَّمَ تبلیغ دین کے لیے طائف تشریف لے گئے۔ طائف عرب کا مشہور شہر ہے۔ یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً 90 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہ بخشت کا دسوال سال تھا۔

اس سفر میں حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ ایہ وَاصْحَابِہ وَسَلَّمَ کے ساتھ تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ ایہ وَاصْحَابِہ وَسَلَّمَ نے یہ سفر پیدل فرمایا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ ایہ وَاصْحَابِہ وَسَلَّمَ راتے میں جس قبلے کے پاس گزرتے تھے اسے اسلام کی دعوت پیش کرتے تھے۔

جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ ایہ وَاصْحَابِہ وَسَلَّمَ طائف کے تین سرداروں کے پاس تشریف لے گئے، یہ تینوں کے بھائی تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ ایہ وَاصْحَابِہ وَسَلَّمَ نے انھیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ مگر انھوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

اس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ ایہ وَاصْحَابِہ وَسَلَّمَ نے شہر کے عام لوگوں کو اسلام کی دعوت پیش کی مگر کوئی شخص آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ ایہ وَاصْحَابِہ وَسَلَّمَ کی بات سننے کے لیے تیار نہیں تھا۔ اس کے باوجود آپ نے دس (10) دن تک دعوت اسلام کا سلسلہ جاری رکھا۔

ماہی پر شہر کے شریر اور آوارہ لڑکوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ ایہ وَاصْحَابِہ وَسَلَّمَ کو پتھر مار کر زخمی کر دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ ایہ وَاصْحَابِہ وَسَلَّمَ نے ایک باغ میں پناہ لی اور وہیں پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ ایہ وَاصْحَابِہ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ سے نہایت عاجزی کے ساتھ مشکلات دور کرنے کی دعا مانگی۔

**مزید جائیے!**

طائف کا باغ دو بھائیوں عتبہ اور شیبہ کی ملکیت تھا۔

اس وقت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اِلَیْہِ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ انتہائی غم کی کیفیت میں تھے کہ جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ پہاڑوں کا فرشتہ بھی میرے ساتھ ہے۔ اگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اِلَیْہِ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ اجازت دیں تو اس شہر کو دونوں پہاڑوں کے درمیان پیس کر رکھ دیا جائے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اِلَیْہِ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی آنے والی نسلوں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو صرف ایک اللہ تعالیٰ

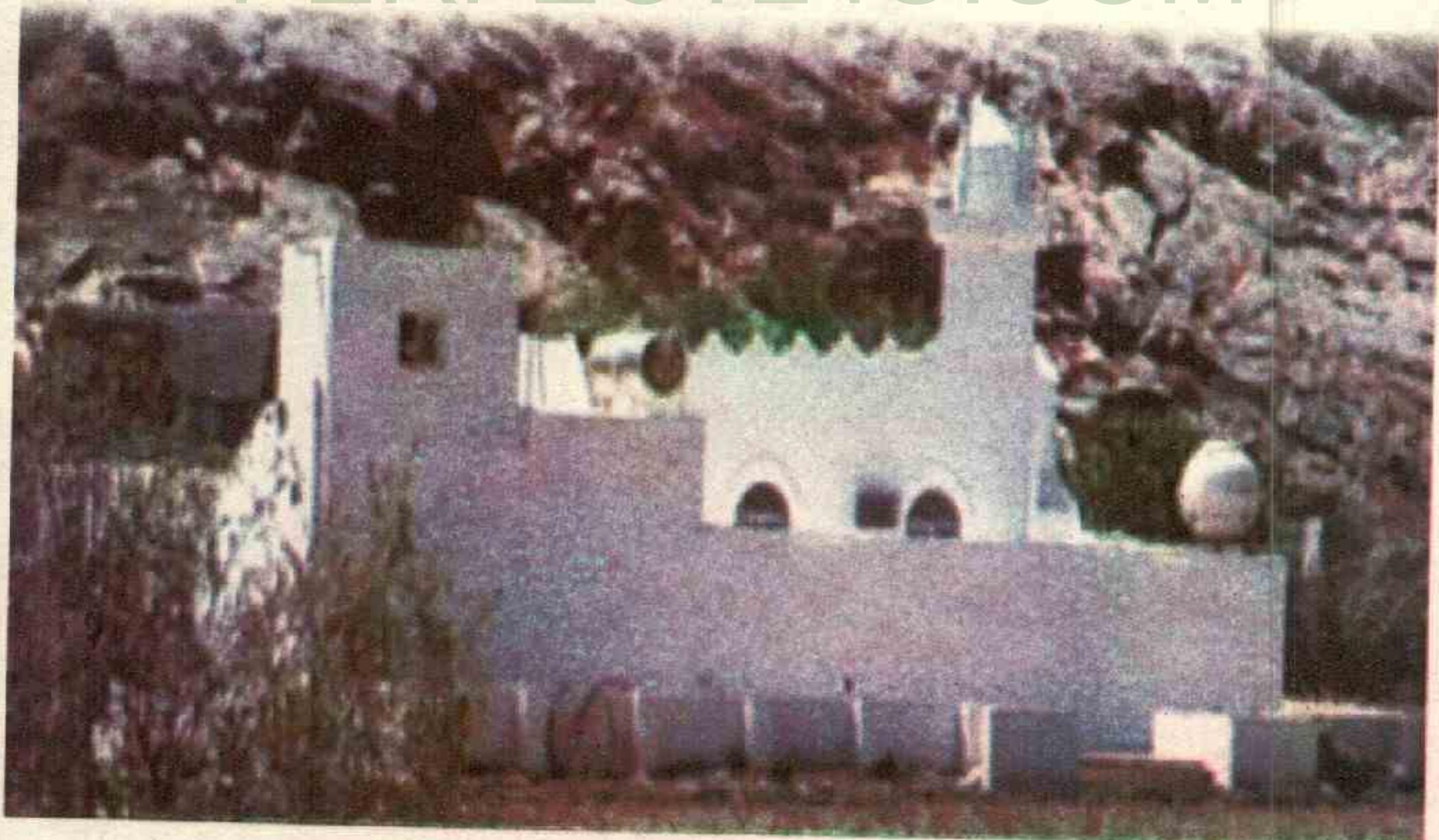
کی بندگی کریں گے۔“ (صحیح بن حاری، حدیث: 3231)

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اِلَیْہِ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کا یہ فرمان آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اِلَیْہِ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کے اعلیٰ کردار اور عفو و رُغز رکی دلیل ہے۔ طائف والوں کی بدسلوکی پر بھی آپ نے ان کے خلاف بدعا نہ کی بلکہ فرمایا کہ امید ہے ان کی اولاد ضرور اللہ تعالیٰ کا دین قبول کرے گی۔

سفر طائف کے واقعہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مصائب اور مشکلات کو برداشت کرنا انبیاء کرام علیہم السلام کی سُنّت ہے۔ اور زندگی میں پیش آنے والی مشکلات پر صبر کرنا بھی ضروری ہے۔ اسوہ حسنہ کا تقاضا ہے کہ ہم بھی صبراً و ثابت قدیمی جیسی اعلیٰ اخلاقی صفات کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔

مسجد عداس طائف

PERFECT24U.COM



## مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ طائف شہر ہے:

الف۔ مصر کا

ج۔ عرب کا

ب۔ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَّى أَلِهٖ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے بعثت کے دو سال تبلیغ دین کے لیے سفر کیا

الف۔ جدہ کی طرف

ج۔ طائف کی طرف

ج۔ سفر طائف میں نبی اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَّى أَلِهٖ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھی تھے

الف۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ج۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ب۔ حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الف۔ دس دن تک

ج۔ پندرہ دن تک

ب۔ بارہ دن تک

د۔ اٹھارہ دن تک

د۔ طائف، مکہ مکرمہ سے فاصلہ پر ہے

الف۔ 70 کلومیٹر

ج۔ 90 کلومیٹر

ب۔ 80 کلومیٹر

د۔ 100 کلومیٹر

## 2۔ خالی جگہ میں پرکریں۔

- الف۔ عام الحزن کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللٰہُ وَاصْحٰبِہِ وَسَلَّمَ تبلیغِ دین کے لیے تشریف لے گئے۔
- ب۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللٰہُ وَاصْحٰبِہِ وَسَلَّمَ نے طائف کا سفر فرمایا۔
- ج۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللٰہُ وَاصْحٰبِہِ وَسَلَّمَ نے ایک میں پناہی۔
- د۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللٰہُ وَاصْحٰبِہِ وَسَلَّمَ نے طائف کے سرداروں کو اسلام کی دعوت دی۔
- ه۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللٰہُ وَاصْحٰبِہِ وَسَلَّمَ نے طائف کے سال طائف کا سفر فرمایا۔

## 3۔ منصر جوابات لکھیں۔

- الف۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللٰہُ وَاصْحٰبِہِ وَسَلَّمَ نے طائف کا سفر کیوں فرمایا؟
- ب۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللٰہُ وَاصْحٰبِہِ وَسَلَّمَ نے جس باغ میں پناہی وہ کس کی ملکیت تھا؟
- ج۔ حضرت جبریل علیہ السلام آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللٰہُ وَاصْحٰبِہِ وَسَلَّمَ کے پاس کیا پیغام لے کر آئے؟
- د۔ سفر طائف سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

## 4۔ تفصیلی جوابات لکھیں۔

- الف۔ طائف کے لوگوں کا نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللٰہُ وَاصْحٰبِہِ وَسَلَّمَ کے ساتھ کیا رویہ تھا؟
- ب۔ سفر طائف کا واقعہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

### سرگرمیاں



- والدین اور اسما تذہب کی مدد سے وہ دعا تلاش کریں جو نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللٰہُ وَاصْحٰبِہِ وَسَلَّمَ نے سفر طائف کے موقع پر مانگی۔
- سعودی عرب کے نقشہ پر طائف کا شہر تلاش کریں۔

بڑائے اسما تذہب کے بارے میں بتائیں جس میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللٰہُ وَاصْحٰبِہِ وَسَلَّمَ نے پناہی۔

- طلیب کو اس باغ کے بارے میں بتائیں جس میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللٰہُ وَاصْحٰبِہِ وَسَلَّمَ نے پناہی۔
- طلیب کی توجہ اس جانب سندھول کرو جیسیں کہ محنت کا نتیجہ اک فوراً اس طے تو الہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتا چاہیے بلکہ اپنی محنت جاہری رکھنی چاہیے۔

## آخلاق و آداب

### (1) سادگی

حاسلاتِ تعلم:

اس سبق کی تجھیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- سادگی کا مطلب اور مفہوم سمجھ سکیں۔
- سادگی اور بناوت و تکلف میں فرق سمجھ سکیں۔
- نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَهُ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کی زندگی میں سادگی کی مثالوں سے آگاہ ہو سکیں۔
- سادگی کے ثرات سے آگاہ ہو سکیں۔
- عملی زندگی میں سادگی اپنا سکیں اور فمود و نمائش سے دور رہ سکیں۔

سادگی بے مراد یہ ہے کہ بناوت اور تکلف سے پاک زندگی بسر کی جائے اور صرف ضرورت کے مطابق خرچ کیا جائے۔ فضول خرچی اور دکھاوے سے اجتناب کیا جائے۔ سادگی کا مفتادہ تکلف اور بناوت ہے۔ تکلف اور بناوت کا مطلب ہے اپنے آپ کو وہ ظاہر کرنا جو آپ نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَهُ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کو حکم دیا کہ آپ لوگوں میں اس بات کا اعلان کرو دیں کہ:

ترجمہ: اور نہ میں بناوت کرنے والوں میں ہوں۔ (سورہ علق، آیت: 86)

فرماتے ہوئے سر سنتیں سر ایم ایم سی ایم ایم سی!

ترجمہ: اللہ تعالیٰ خوب صورت ہے اور خوب صورتی کو پسند کرتا ہے۔ (صحیح مسلم، حدیث: 265)

ای طرح آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَهُ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

إِنَّ الْبَذَادَةَ مِنَ الْإِيمَانِ (سنن ابی داؤد، حدیث: 4161)

ترجمہ: بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَهُ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے ہمیں تکلف سے منع

فرمایا۔ (صحیح بخاری، حدیث: 7293)

## اسوہ حسنہ اور سادگی

نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اُبَدِیَ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کی زندگی اعلیٰ اخلاقی صفات کا بہترین نمونہ ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کے بہترین انسان ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اُبَدِیَ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے زندگی بھر کبھی تکلف اور بناوٹ سے کام نہیں کر لیتے۔ جو مل جاتا وہ زیب تن فرمائیتے۔ گھر میں جو چیز کھانے کے لیے میر ہوتی وہ کھانے میں کوئی عار نہ سمجھتے۔ گھر کے چھوٹے موٹے کام خود کر لیتے۔ مجلس میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ فرش پر تشریف فرمایا ہو جاتے اور کبھی کبھی مزاح بھی فرمائیتے۔ ہر طرح کی سواری پر بیٹھ جاتے۔ راہ چلتے کوئی عام آدمی بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اُبَدِیَ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ سے بات کرنا چاہتا تو بے تکلف اُس کی بات سنتے۔ غریب اور کمزور لوگوں کے ساتھ ملنے جانے میں عار محسوس نہیں فرماتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اُبَدِیَ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے رہنے کے لیے جو گھر تعمیر کیے وہ بھی سادہ تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اُبَدِیَ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کو عرب کی بادشاہی عطا کی تھی۔ مگر ایک لمحے کے لیے بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اُبَدِیَ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے شاہی طرزِ عمل اختیار نہیں کیا۔

## فوائد و ثمرات PERFECT24U.COM

- سادگی اختیار کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔

- سادگی اختیار کرنے سے زندگی میں آسانی اور سہولت پیدا ہوتی ہے۔

- سادگی پر عمل کرنے کی وجہ سے مالی پریشانیوں کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

- انسان حرام کمائی سے محفوظ رہتا ہے۔

- سادگی اطمینان اور سکون کا ذریعہ ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم ہمیشہ سادگی اختیار کریں اور نمود و تمثیل سے اجتناب کریں اور قناعت اختیار کریں۔ تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بن سکیں۔

## مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ بے شک سادگی حصہ ہے

ب۔ زندگی کا

د۔ کھیل کو دکا

الف۔ ایمان کا

ج۔ پڑھائی کا

ب۔ سادگی کا مقتضاد ہے

ب۔ بے تکلفی

د۔ منافقت

الف۔ بناؤث

ج۔ صاف دلی

ج۔

الله تعالیٰ نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ ایٰہِ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کو بارشائی عطا کی

ب۔ ایران کی

د۔ روم کی

الف۔ عرب کی

ج۔ جبشہ کی

د۔

ہمیں ہمیشہ اختیار کرنی چاہیے

الف۔ نمود و نمائش

ب۔ اسراف

د۔ تکلف و بناؤث

ج۔ سادگی

2۔ خالی جگہیں پر کریں۔

الف۔

اسلام طہارت اور \_\_\_\_\_ کا دین ہے۔

ب۔

نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ ایٰہِ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ مجلس میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ \_\_\_\_\_ پر تشریف فرمائیتے۔

ج۔ سادگی اختیار کرنے سے زندگی میں آسانی اور پیدا ہوتی ہے۔

د۔ سادگی پر عمل کرنے کی وجہ سے پریشانیوں کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

سادگی اور سکون کا ذریعہ ہے۔

### 3۔ مختصر جوابات لکھیں۔

الف۔ سادگی سے کیا مراد ہے؟

ب۔ تکلف اور بناوٹ سے کیا مراد ہے؟

ج۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اٰلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی کس چیز کا نمونہ تھی؟

د۔ آپ اپنی زندگی میں سادگی کس طرح اپنا سکتے ہیں؟

### 4۔ تفصیلی جوابات لکھیں۔

الف۔ اسوہ حسنہ کی روشنی میں سادگی کی اہمیت بیان کریں۔

ب۔ سادگی کے فوائد تحریر کریں۔

### سرگرمیاں



● اپنے کسی رشتہ دار کی شادی بیاہ کی تقریب کا مشاہدہ کریں اور ساتھیوں کے ساتھ تبادلہ خیال کریں کہ اس میں سادگی کا اہتمام کیا گیا ہے کہ نہیں۔

● سادگی کے فوائد اور نمود و نماش کے نقصانات پر مکالمہ تیار کریں۔

● طلب کو سادگی کا حقیقی طیبوم اپنے الفاظ میں سمجھائیں۔

● طلب کو بتائیں کہ میاں کچیا اور گندہ بس پہننا سادگی نہیں ہے۔ بلکہ صاف سفر بالباس پہننا سادگی ہے۔



● طلب کو اس بات کی طرف متوجہ کریں کہ زیادہ میکٹے بس خریدنے کے لیے اپنے والدین کو تکف نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ جوں جائے اسے استعمال کر لیتا چاہیے۔

## (2) آداب مجلس

اس سبق کی تجھیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

مجلس کامغہوم جان سکیں۔

سیرت نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں آداب مجلس کے واقعات جان سکیں۔

۶- مجلس کے مقاصد اور ان کی اقسام (دینی، خوشی، غمی وغیرہ) کے پیش نظر ان میں شرکت کر سکیں۔

مجلس کے لفظی معنی ”بیٹھنے“ کی جگہ، کے ہیں۔ اصطلاح میں مجلس سے مراد وہ جگہ ہے جہاں لوگ کسی خاص مقصد کے لیے جمع ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہیں۔

آداب مجلس سے مراد وہ باتیں ہیں جن کا ایسے موقعوں پر خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ آداب کا خیال رکھنے کی وجہ سے مجلس میں موجود لوگ تکلیف اور پریشانی سے بچ جاتے ہیں۔ ایک دوسرے نے کے لیے راحت اور سکون کا باعث ہوتے ہیں۔  
دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس میں زندگی کے ہر شعبہ کے بارے

میں رہنمائی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو

آداب مجلس کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ جب وہ نبی کریم ﷺ وَعَلَيْهِ وَآصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

Digitized by srujanika@gmail.com

محلہ سے اٹھنے کی دعا:

سَيِّدَنَاكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهُدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

لی بس میں ہوں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیٰ اٰلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ادب و احترام

کا پورا پرانیاں رکھیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ (سنن ابن داود، حدیث: 4859)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَقْسِمُوا فِي الْجِلْسِ فَإِفْسَادُهُ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ

**لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ أُنْشُرُوا فَإِنْ شُرُّوا** (سورة الحادثة، آية: 11)

ترجمہ: مومنو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کھل کر بیٹھو تو کھل کر بیٹھا کرو، اللہ تم کو کشادگی بخشدے گا۔ اور  
جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہوا کرو۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مجلس نبوی میں نہایت ادب و احترام سے بیٹھتے اور خاموشی اور توجہ سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور صَحَابَہِ وَسَلَّمَ کی بات کو سنتے۔

مدنی دل

مجالس امانت ہوتی ہیں۔

(سنن ابی داؤد: حدیث: 4869)

مجلس کے چند اہم آداب درج ذیل ہیں۔

مجلس میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا چاہیے۔

مجلس میں جہاں جگہ ملے بیٹھ جائیں۔

مجلس میں اپنی باری پر گفتگو کرنی چاہیے۔

مجلس میں دوسروں کی بات نہیں کاٹنی چاہیے۔

مجلس میں بڑوں کی بات غور سے سننی چاہیے۔

مجلس میں غیر ضروری طور پر نہیں بولنا چاہیے۔

مجلس میں بیٹھنے والے افراد آپس میں سرگوشی سے پرہیز کریں۔

پہلے سے بیٹھنے والے شخص کو اس کی جگہ سے نہ انٹھایا جائے۔

مجالس مختلف طرح کی ہوتی ہیں اور ہر مجلس کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے۔ جیسے کسی خوشی یا غمی کے موقع پر کسی مجلس میں شرکیک ہونا یا کسی دینی مجلس میں شرکت کرنا۔ بعض مجالس نیکی کی بجائے برائی پر آمادہ کرنے والی ہوتی ہیں، ایسی مجالسوں میں شرکت سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اچھی مجالس میں شرکت کریں۔ آداب مجلس کا خیال رکھیں اور ایک دوسرے کے لیے تکلیف کا باعث نہ نہیں۔

## مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ مجلس کے لفظی معنی ہیں

ب۔ سونے کی جگہ

الف۔ چلنے کی جگہ

د۔ کام کرنے کی جگہ

ج۔ بیٹھنے کی جگہ

ب۔ آداب مجلس کا خیال رکھنے سے لوگ بچ جاتے ہیں

ب۔ بیماری سے

الف۔ تکلیف اور پریشانی سے

د۔ چوٹ لگنے سے

ج۔ نقصان سے

**PERFECT24U.COM**

ب۔ سورۃ البقرۃ میں

الف۔ سورۃ الفاتحة میں

د۔ سورۃ حمود میں

ج۔ سورۃ المجادۃ میں

د۔ حدیث مبارک کی رو سے مجالس ہوتی ہیں

ب۔ صداقت

الف۔ امانت

د۔ بھلانکی

ج۔ ثواب

د۔ کس قسم کی مجالس میں شرکت کرنی چاہیے

ب۔ بری مجالس

الف۔ اچھی مجالس

د۔ گانے بجانے کی مجالس

ج۔ بے مقصد مجالس

2- خالی جگہیں پر کریں۔

- الف۔ دین اسلام ایک مکمل \_\_\_\_\_ ہے۔  
 ب۔ مجلس میں اپنی \_\_\_\_\_ پر گفتگو کرنی چاہیے۔  
 ج۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مجلس میں نہایت \_\_\_\_\_ سے بیٹھتے۔  
 د۔ مجلس میں دوسروں کی بات نہیں \_\_\_\_\_ چاہیے۔

3- مختصر جوابات لکھیں۔

- الف۔ مجلس سے کیا مراد ہے؟  
 ب۔ کوئی سے دو آداب مجلس لکھیں۔  
 ج۔ مجلس کی کوئی سی دو اقسام بتائیں۔  
 د۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو آداب مجلس کی تعلیم دینے کے لیے قرآن مجید میں کیا ارشاد ہے؟

PERFECT24U.COM

تفصیلی جوابات لکھیں۔

-4

- الف۔ آداب مجلس بیان کریں۔  
 ب۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مجلس کی کیفیت بیان کریں۔

سرگرمیاں



- مجلس کے آداب پر مشتمل ایک چارٹ بنائیں اور اس کو جماعت میں آویزاں کریں۔
- مختلف مجالس کا مشاہدہ کریں اور ان کی فہرست مرتب کریں کہ وہاں کتنے آداب کا خیال رکھا گیا ہے اور کون سی باتوں کا خیال نہیں رکھا گیا۔

- طلبہ کو مجلس کی دعایا کروائیں اور آداب مجلس پر عمل کرنے کی ترغیب دی۔
- طلبہ کو مختلف مجالس کا تعارف کروائیں۔



## (3) وقت کی پابندی

اس سبق کی تجھیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- ✿ نظام فطرت سے وقت کی پابندی کے اصول یکھیں۔ وقت کی اہمیت بخوبی سکھیں۔
- ✿ اسلامی عبادات سے وقت کی پابندی کی اہمیت بخوبی سکھیں۔ اپنی جماعت اور دیگر زندگی کے معاملات میں نظام الوقات پر عمل کر سکیں۔
- ✿ عملی زندگی میں وقت کی پابندی کے فائدے جان کر ان پر عمل کر سکیں۔

ہر کام کو اس کے مقررہ وقت پر کرنا ”وقت کی پابندی“ کہلاتا ہے۔

کائنات کی ہر شے وقت کی پابند ہے۔ سورج اور چاند اپنے وقت پر طلوع اور غروب ہوتے ہیں۔ اگر یہ وقت کی پابندی نہ کریں تو انسان کے لیے زمین پر زندہ رہنا ناممکن ہو جائے۔

ایسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی عبادت کا جو طریقہ سکھایا ہے۔ اس کے لیے وقت کی پابندی ایک لازمی شرط ہے۔ نماز وقت پر ادا کرنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

**إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى النَّبِيِّنَ كَذِيلًا مُؤْتَوْقَنًا** (سورۃ الانہار، آیت: 103)

ترجمہ: بے شک نماز کا مہمنوں پر اوقات (مقررہ) میں ادا کرنا فرض ہے۔

ایسی طرح فرض روزے صرف رمضان المبارک میں رکھے جاسکتے ہیں اور حج بھی صرف ذوالحجہ کے خاص دنوں میں فرض ہے۔

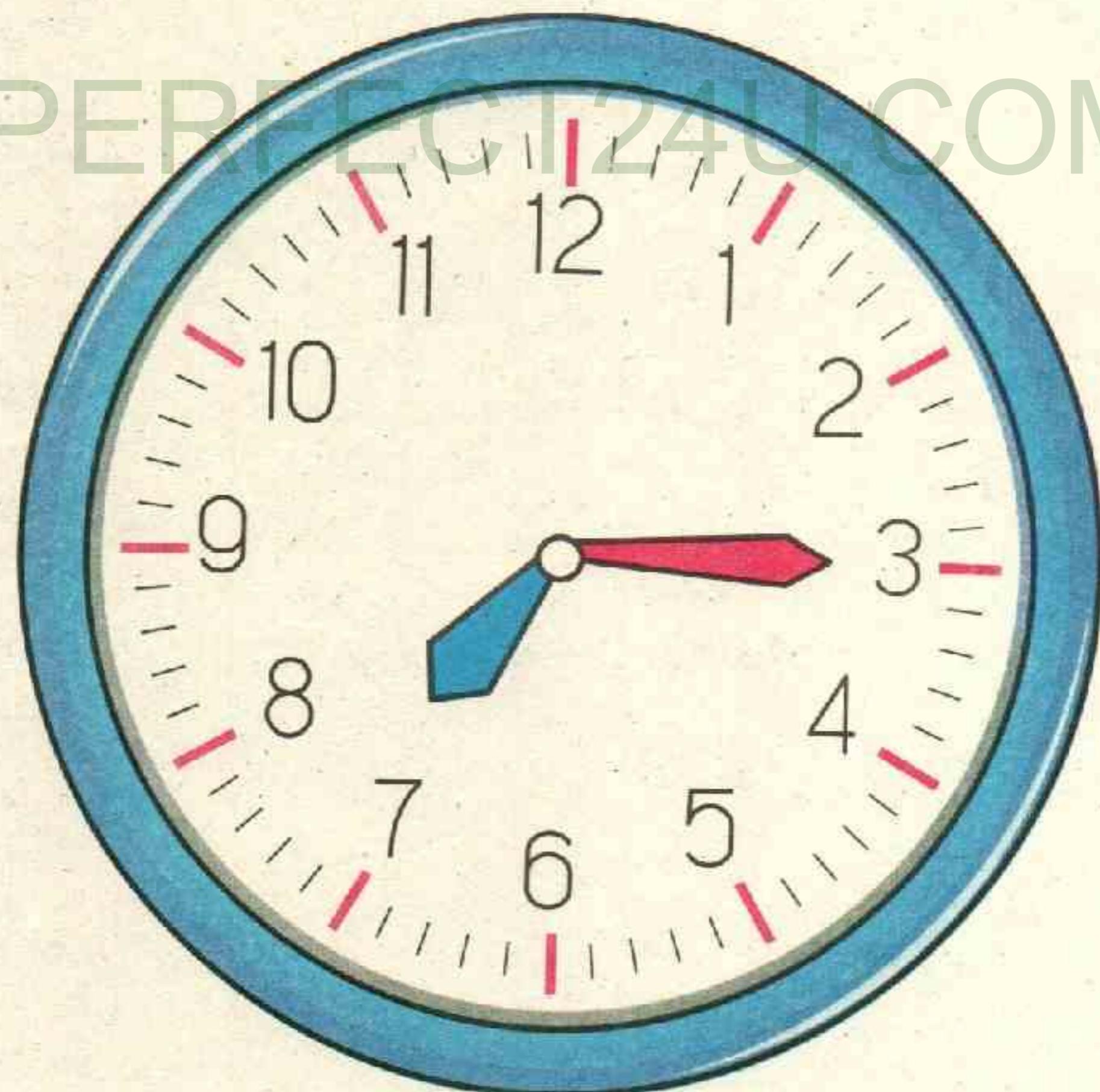
ایک مرتبہ ایک صحابی نے نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کون سا عمل پسند ہے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

**الصَّلَاةُ عَلَىٰ وَقْتِهَا** (سنن نبأی، حدیث: 611)

ترجمہ: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔

وقت کی حفاظت نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کے اسوہ حسنے کی ایک خاص خوبی تھی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کا معمول مبارک تھا کہ اپنے وقت کو مفید کاموں میں صرف کرتے اور ہر کام وقت پر کرتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے کھانے پینے، سونے جانے اور زندگی کے دیگر کاموں کے لیے جو اوقات مقرر کر رکھے تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ ہمیشہ ان کی پابندی فرماتے۔

الله تعالیٰ نے جس طرح کائنات کے نظام کو وقت کا پابند بنایا ہے۔ عبادت کے لیے وقت مقرر کیا ہے۔ اسی طرح اس کے بندوں کو بھی چاہیے کہ اپنے کاموں میں وقت کی پابندی کریں۔ وقت پر سونا اور وقت پر جا گنا چاہیے۔ ایک طالب علم کے لیے وقت کی قدر و قیمت جاننا بے حد ضروری ہے۔ ہر طالب علم کے پاس ایک مخصوص وقت ہوتا ہے، جس میں اُس نے امتحان کی تیاری کر کے کامیابی حاصل کرنا ہوتی ہے۔ جو طلبہ اس وقت کو فضول اور بے مقصد کاموں میں ضائع کر دیتے ہیں، اپنے وقت کا بہت سا حصہ موبائل پر گیم کھلنے یا ویڈیو یوگنے میں صرف کرتے ہیں، وہ امتحان میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ بعض بچے سارا وقت کھیل کے میدان میں مصروف رہتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کی پڑھائی متاثر ہوتی ہے۔ کھیلوں میں حصہ لینا صحیح مند زندگی کے لیے ضروری ہے مگر پڑھائی اور کھیل میں توازن بھی ضروری ہے۔ بعض بچے دوستوں کے ساتھ گپ شپ میں وقت ضائع کرتے ہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ وقت ضائع نہ کریں بلکہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اچھا طالب علم وہ ہے جو تمام کاموں کو وقت دیتا ہے۔ پڑھائی بھی کرتا ہے، ماں باپ کے ساتھ کام کا ج میں ہاتھ بھی بٹاتا ہے۔ دوستوں کے ساتھ وقت گزارتا ہے۔ وقت پر سکول جاتا ہے۔ وقت پر رات کو سو جاتا ہے۔ اور صبح وقت پر اٹھ کر نماز پڑھتا ہے۔ اور سکول کے دیے ہوئے پروگرام کے مطابق امتحان کی تیاری کرتا ہے۔



## مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگا جیس۔

ہر کام کو اس کے مقررہ وقت پر کرنا کہلاتا ہے:

الف۔ وقت کی پابندی  
ب۔ وقت کا ضياع

ج۔ وقت کا اسراف  
د۔ وقت کا استعمال

الله تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل ہے:

الف۔ وقت پر تمایز ادا کرنا  
ب۔ وقت پر کھانا

ج۔ وقت پر سونا  
د۔ وقت پر جا گنا

کائنات کی ہر شے پابند ہے:

الف۔ وقت کی  
ب۔ انسان کی

ج۔ فرشتوں کی  
د۔ جنوں کی

فرض روزے رکھے جاتے ہیں:

الف۔ محرم میں  
ب۔ ربیع الاول میں

ج۔ رمضان المبارک میں  
د۔ شوال میں

حج ادا کیا جاتا ہے:

الف۔ محرم میں  
ب۔ ربیع الاول میں

ج۔ ذوالحجہ میں  
د۔ شوال میں

- 2 - خالی جگہیں پر کریں۔

الف۔ نماز \_\_\_\_\_ وقت پر فرض ہے۔

ب۔ اچھا طالب علم تمام کام \_\_\_\_\_ پر کرتا ہے۔

ج۔ پڑھائی اور حکیل میں \_\_\_\_\_ ضروری ہے؟

د۔ اللہ تعالیٰ نے \_\_\_\_\_ کے نظام کو وقت کا پابند بنایا ہے۔

- 3 - مختصر جوابات لکھیں۔

الف۔ وقت کی پابندی سے کیا مراد ہے؟

ب۔ کائنات کی کون سی چیزیں وقت کی پابندی کر رہی ہیں؟

ج۔ کون سی عبادات وقت پر ادا کی جاتی ہیں۔

د۔ وقت کی پابندی کی اہمیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان لکھیں۔

- 4 - تفصیلی جوابات لکھیں۔

الف۔ قرآن و سنت کی روشنی میں وقت کی اہمیت بیان کریں۔

ب۔ ایک طالب علم کو وقت کی پابندی کیوں کرنی چاہیے؟

### سرگرمیاں



• دن بھر کی سرگرمیوں بشرطی نماز اور تلاوت کے نظام الاؤقات پر مبنی جدول تیار کریں۔

• ایک دن کی سرگرمیاں ساتھیوں کو بتائیں کہ وقت کی پابندی کا کیا فائدہ ہوا اور وقت کی پابندی نہ کرنے پر کیا تقصیان اٹھانا پڑا۔

• وقت کی پابندی پر دو تین منٹ کی تقریر تیار کریں اور جماعت میں سنائیں۔

• طلبہ کو دن بھر کی سرگرمیوں کے جدول کی تیاری میں رہنمائی کریں۔

• طلبہ کو پابندی وقت پر دو منٹ کی تقریر تیار کرنے کے لیے اضافی مواد فراہم کریں۔

# حسنِ معاشرت و معاملات

## (1) دیانت داری

حاصلات تعلم:

- اس سبق کی تجھیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:
- تمام معاملات میں دیانت داری کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- دیانت داری کا مشہوم سمجھ سکیں۔
- دیانت داری کے معاشرتی اور معاشری ثمرات سے آگاہ ہو کر دیانت داری کے اصولوں پر عمل ہیرا ہو سکیں۔
- دیانت داری اور بد دیانتی میں فرق کر سکیں۔
- سیرت طیبہ کی روشنی میں دیانت داری کی مثالیں جان سکیں۔

دیانت داری کا مطلب ہے کہ ہر کام ایمان داری اور نیک نیتی کے ساتھ کیا جائے۔ امانت کی حفاظت کرنا، دیا گیا کام پوری ذمہ داری سے کرنا، کسی کے راز کی حفاظت کرنا، سب دیانت داری میں شامل ہیں۔ دیانت داری کا متصاد بد دیانتی ہے۔ جو شخص امانت میں خیانت کرتا ہو، کام چور ہو، دھوکے اور فریب سے کام لیتا ہو، اُسے بد دیانت کہتے ہیں۔

### دیانت داری کی اہمیت

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی جو صفات بیان کی ہیں۔ ان میں سے دیانت داری ایک اہم صفت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

**وَالَّذِينَ هُمْ لَا مُشْتَهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝** ( سورہ امرون، آیت: 8)

ترجمہ: اور جو امانتوں اور اقراروں کو محفوظ رکھتے ہیں۔

ای طرح قرآن مجید میں حکم دیا گیا کہ ہر کام کی ذمہ داری صرف اسی شخص کو سونپی جائے جو اس کام کو کرنے کی الہیت رکھتا ہو۔ نااہل لوگوں کو ذمہ داری نہ سونپی جائے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

**إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤْتُوا الْأَمْمَاتِ إِلَى أَهْلِهَا ۝** ( سورہ النساء، آیت: 58)

ترجمہ: خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو۔

نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِ الرَّحْمَنِ وَرَحْمَاتِہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

**لَا إِيمَانَ لِئَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ** (مند احمد حدیث نمبر: 9758)

ترجمہ: جس میں امانت داری نہیں اس میں کوئی ایمان نہیں۔

اس کا مطلب ہے کہ کوئی شخص دیانت داری کے بغیر حقیقی مسلمان نہیں بن سکتا۔ مومن وہی ہے جو امانت کی حفاظت کرنے والا ہو۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِ الرَّحْمَنِ وَرَحْمَاتِہِ وَسَلَّمَ اپنی امانت اور دیانت کی وجہ ہی سے مکہ مکرمہ میں صادق اور امین کہلاتے تھے۔ لوگ بغیر کسی خوف کے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِ الرَّحْمَنِ وَرَحْمَاتِہِ وَسَلَّمَ کے پاس اپنی امانتیں رکھاتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِ الرَّحْمَنِ وَرَحْمَاتِہِ وَسَلَّمَ کی دیانت و امانت کی شہرت تھی اور لوگ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِ الرَّحْمَنِ وَرَحْمَاتِہِ وَسَلَّمَ کو کاروبار میں اپنے ساتھ شریک کرنے کا خواہشمند ہوتے تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِ الرَّحْمَنِ وَرَحْمَاتِہِ وَسَلَّمَ کی دیانت و امانت کی شہرت سن کر ہی آپ کو کاروبار میں شریک کیا تھا۔

فرمان نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِ الرَّحْمَنِ وَرَحْمَاتِہِ وَسَلَّمَ!

چاہ، امانت دار تاجر قیامت کے دن انہیاں، صمد لقین اور شهداء کے ساتھ ہو گا۔ (جامع الترمذی، حدیث: 1209)

## معاشرتی اور معاشی اثرات

- دیانت داری کی وجہ سے معاشرے پر امن اور خوش حال ہوتے ہیں۔

- دیانت داری کی وجہ سے کاروبار میں برکت حاصل ہوتی ہے اور رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔

- دیانت داری سکون اور اطمینان کا باعث ہے۔

- دیانت دار تاجر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر عظیم ملے گا۔

- دیانت دار شخص کی دعا قبول ہوتی ہے۔

- دیانت داری کی وجہ سے لوگوں کے درمیان اعتماد قائم ہوتا ہے۔

عزیز طلبہ! ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر کام میں دیانت داری کو اپنا سمجھیں۔ دیانت داری پر عمل کر کے ہی پاکستان کو ترقی کی شاہراہ پر ڈالا جا سکتا ہے۔ دیانت داری کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے بن سکتے ہیں اور ہمیں دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

## مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ دیانت داری کا مطلب ہے:

ب۔ وفاداری

الف۔ ایمان داری

د۔ خودداری

ب۔ رازداری

کسی کے راز کی حفاظت کرنا کہلاتا ہے:

ب۔ مفساری

الف۔ رواداری

د۔ سرمایہ داری

ج۔ دیانت داری

# PERFECT24U.COM

ج۔ دیانت داری کا مقصود ہے:

ب۔ بد دیانتی

الف۔ منافق

د۔ شرک

ج۔ کفر

د۔ امانت میں خیانت کرنے والے کو کہتے ہیں:

ب۔ مشرک

الف۔ بد دیانت

د۔ کافر

ج۔ کذاب

۔ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَّى أَلِهٖ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو اپنے کاروبار میں شرکیک کیا:

الف۔ حضرت حفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

ب۔ حضرت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

ج۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

ج۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

ب۔ حضرت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

## 2- خالی جگہیں پر کریں۔

- الف۔ دیانت داری سکون اور \_\_\_\_\_ کا باعث بنتی ہے۔
- ب۔ دیانت دار شخص کی \_\_\_\_\_ قبول ہوتی ہے۔
- ج۔ دیانت داری کی وجہ سے \_\_\_\_\_ میں اضافہ ہوتا ہے۔
- د۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مکہ مکرمہ میں صادق اور \_\_\_\_\_ کہلاتے تھے۔
- ۵۔ مومن وہی ہے جو \_\_\_\_\_ کی حفاظت کرنے والا ہو۔

## 3- منحصر جوابات لکھیں۔

- الف۔ دیانت داری سے کیا مراد ہے؟
- ب۔ بد دیانت شخص کے کہتے ہیں؟
- ج۔ قرآن مجید میں دیانت داری کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان بیان کریں۔
- د۔ دیانت داری کے معاشرے پر دو اثرات لکھیں۔

## 4- تفصیلی جوابات لکھیں۔

- الف۔ دیانت داری کی اہمیت بیان کریں۔
- ب۔ دیانت داری کے بارے میں نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اسوہ حسنہ بیان کریں۔

## سرگرمی



- طلباء یے کاموں کی فہرست بنائیں جو وہ اپنی عملی زندگی اور کھیل کو دوغیرہ میں دیانت داری سے سرانجام دیتے ہیں اور اس کے متعلق ساتھیوں کے ساتھ تبادلہ خیال کریں۔

- طلبہ کو عملی زندگی میں دیانت داری پر عمل کی تلقین کریں۔
- طلبہ کو پڑھائی شیں دیانت داری کا تصور سمجھائیں۔

## (2) حقوق العباد (خدمت خلق)

اس سبق کی تجھیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- روزمرہ زندگی میں خدمت خلق کی مختلف صورتوں کے متعلق آگاہ ہو سکیں۔ خدمت خلق کا مفہوم سمجھ سکیں۔
- سیرت نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اِلَیْہِ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ میں خدمت خلق کے واقعات جان سکیں۔ خدمت خلق کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- عملی زندگی میں خدمت خلق کی صفت کو اپنا سکیں۔ دور حاضر کے سائل کا اداک کرتے ہوئے خدمت خلق کے لیے اپنے آپ کو تیار کر سکیں۔ دوسرے حاضر کے سائل کا اداک کرتے ہوئے خدمت خلق کے لیے اپنے آپ کو تیار کر سکیں۔

مزید طالبی!  
خلق کے حقوق میں سے سب سے پہلا حق والدین کا ہے۔

حقوق العباد کا مطلب ہے بندوں کے حقوق۔ دین اسلام میں جس طرح اللہ تعالیٰ کے حق کو پہچانے اور ادا کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق کے حقوق ادا کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ بندوں کے حقوق ادا کرنے کی ایک صورت خدمت خلق ہے۔

خدمت خلق کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنا اور ضرورت مندوں کی ضروریات کو پورا کرنا۔ اسلام میں خدمت خلق کی بہت اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

**إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى** (سورة النحل، آیت: 90)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشیت داروں کو (خرج سے مدد) دینے کا حکم دیتا ہے۔ اسی طرح نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اِلَیْہِ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے۔

**الْخَلْقُ عَبَّالَ اللَّهِ، فَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ مَنْ أَحْسَنَ إِلَى عِبَادِهِ** (شعب الانیمان، حدیث: 7048)

ترجمہ: ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے پس اللہ کو اپنی ساری مخلوق میں سے زیادہ محبت اُس شخص سے ہے جو اس کے عیال کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

جس طرح انسانوں سے حسن سلوک کرنے کی تاکید ہے اسی طرح حیوانوں سے بھی حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔

نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اِلَیْہِ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

ایک عورت کی صرف اس وجہ سے بخشش ہو گئی کہ اس نے ایک پیاسے کے کوپانی پلا یا تھا۔ (صحیح بخاری، حدیث: 3321)

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰصَحَابِہِ وَسَلَّمَ کی زندگی خدمتِ خلق کا بہترین نمونہ تھی۔ ایک دفعہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰصَحَابِہِ وَسَلَّمَ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور ایک دیہاتی آیا اور کہا کہ میرا تھوڑا سا کام باقی رہ گیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میں بھول جاؤں۔ آپ پہلے وہ کر دیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰصَحَابِہِ وَسَلَّمَ اس کے ساتھ مسجد سے باہر نکلے اور اس کا کام مکمل کر کے نماز ادا کی۔ ایک صحابی حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر سے دور ایک جنگ پر گئے ہوئے تھے۔ ان کے گھر میں جانوروں کا دودھ دوہنے کے لیے کوئی مرد نہیں تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰصَحَابِہِ وَسَلَّمَ ہر روز حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے جاتے اور ان کے جانوروں کا دودھ دوہ دیا کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی خدمتِ خلق کے کاموں میں دل کھول کر حصہ لیتے تھے۔

ہمیں بھی چاہیے کہ ہم خدمتِ خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اپنے ارد گر درہنے والے لوگوں کی مدد کریں۔ اپنے ہم جماعت ساتھیوں کی ضرورت کا خیال رکھیں۔ اپنے جیب خرچ سے غریبوں اور قیمتوں کی مدد کریں۔ بیوہ عورتوں کے گھروں کے چھوٹے موٹے کام کریں۔ سیلاہ، زلزلے اور کسی حادثے کے موقع پر دوسروں کی مدد کریں۔ بھوکوں اور پیاسوں کا خیال رکھیں۔ انسانوں کے ساتھ جانوروں اور پرندوں کا بھی خیال رکھیں۔ گرمیوں میں پرندوں کے لیے گھروں کی چھت پر پانی رکھیں۔ گھر کے کاموں میں ماں باپ کا ہاتھ بٹائیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے۔

# PERFECT24U.COM

## مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حقوق العباد کا مطلب ہے۔

الف۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق

ج۔ حیوانوں کے حقوق

ب۔ حقوق العباد میں سے سب سے پہلا حق ہے:

الف۔ دوستوں کا

ج۔ والدین کا

ج۔ حدیث مبارک کے مطابق کس کو پانی پلانے سے عورت کی بخشش ہوئی؟

الف۔ ستا

ج۔ بکری

در۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیٰ اٰلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دیہاتی کی مدد کی۔

الف۔ نماز کے وقت

ج۔ سحری کے وقت

د۔ گرمیوں میں پرندوں کے پینے کے لیے گھر کی چھت پر رکھنا چاہیے:

الف۔ روٹی

ج۔ پنیر

2۔ خالی جگہیں پر کریں۔

- الف۔ اسلام میں \_\_\_\_\_ کی بہت اہمیت بیان کی گئی ہے۔
- ب۔ جس طرح انسانوں سے اچھا سلوک کرنے کی تاکید ہے اسی طرح \_\_\_\_\_ کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنے کا حکم ہے۔
- ج۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اٰلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی \_\_\_\_\_ کا بہترین نمونہ تھی۔
- د۔ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر دودھ دہنے کے لیے کوئی \_\_\_\_\_ نہ تھا۔
- ہ۔ اپنے \_\_\_\_\_ سے غریبوں اور تیموروں کی مدد کریں۔

3۔ مختصر جوابات لکھیں۔

- الف۔ حقوق العباد کا کیا مفہوم ہے؟
- ب۔ ایک عورت کی کس وجہ سے بخشش کی گئی؟
- ج۔ خدمتِ خلق کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔
- 4۔ تفصیلی جوابات لکھیں۔

- الف۔ قرآن و سنت کی روشنی میں خدمتِ خلق کی اہمیت بیان کریں۔
- ب۔ سیرت نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اٰلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے خدمتِ خلق کی مثالیں بیان کریں۔

سرگرمی



- اپنے اساتذہ کے ساتھ مل کر کسی رفاقتی ادارے کا دورہ کریں اور وہاں کے رہنے والے لوگوں کے خیالات سے آگاہی حاصل کریں۔

- طلبہ کو روزمرہ زندگی میں خدمتِ خلق کی مختلف صورتوں کے بارے میں بتائیں۔
- طلبہ کو پاکستان کے چند رفاقتی اداروں کی خدمات کے بارے میں بتائیں۔

## (3) وطن سے محبت (ذمہ دار شہری)

اس سبق کی محکمل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و صن کی روشنی میں:

- وطن کے معنی اور مفہوم سے آگاہ ہو سکیں اور وطن کی قدر کرنا سیکھیں۔
- وطن کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں اور ترقی کے لیے تیار کر سکیں۔
- اپنے آپ کو ملکی سلامتی اور ترقی کے ساتھ ایک ذمہ دار شہری کی خصوصیات اپنا سکیں۔
- روزمرہ زندگی میں جذبہ حب الوطنی کے ساتھ ایک ذمہ دار شہری کی خصوصیات اپنا سکیں۔
- اچھے شہری کی ملکی اور مدنی الاقوامی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے ان پر عمل کر سکیں۔

انسان کے رہنے اور قیام کرنے کی جگہ کو اس کا وطن کہتے ہیں۔ وطن سے محبت کا مطلب ہے کہ انسان اپنی جائے پیدائش اور اپنے وطن میں رہنے والے لوگوں سے محبت کرے۔ اپنے وطن کی حفاظت کرے اور کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے وطن کو نقصان پہنچے۔

جو لوگ پاکستان میں رہتے ہیں، ان کا وطن پاکستان ہے۔ وطن کی محبت ایک فطری

عمل اور اعلیٰ انسانی قدر ہے۔ انسان تو انسان، حیوان بھی اپنے وطن سے محبت کرتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ تمام حیوانات دن بھر چرنے، چلنے کے بعد رات کو واپس اپنے نشکانوں پر آ جاتے ہیں۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللَّهُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ بھی اپنے وطن سے محبت کرتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللَّهُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کے خادم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللَّهُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کسی سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ منورہ کے مکانات پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللَّهُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کی نظر پڑتی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللَّهُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ مدینہ کی محبت کی وجہ سے سواری کی رفتار تیز کر دیتے تھے۔ (صحیح بخاری، حدیث: 287)

اسی طرح جب کفار نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللَّهُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کو مکہ مکرمہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَللَّهُ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

اے مکہ! تو کتنا پاکیزہ شہر ہے اور مجھے کتنا محبوب ہے۔ اگر میری قوم مجھے یہاں سے نکلنے پر مجبور نہ کرتی تو میں

تیرے سوا کہیں اور سکونت اختیار نہ کرتا۔ (جامع ترمذی، حدیث: 3926)

یاد رکھیں!

ہمارا پیارا وطن 14 اگست 1947ء کو آزاد ہوا تھا۔

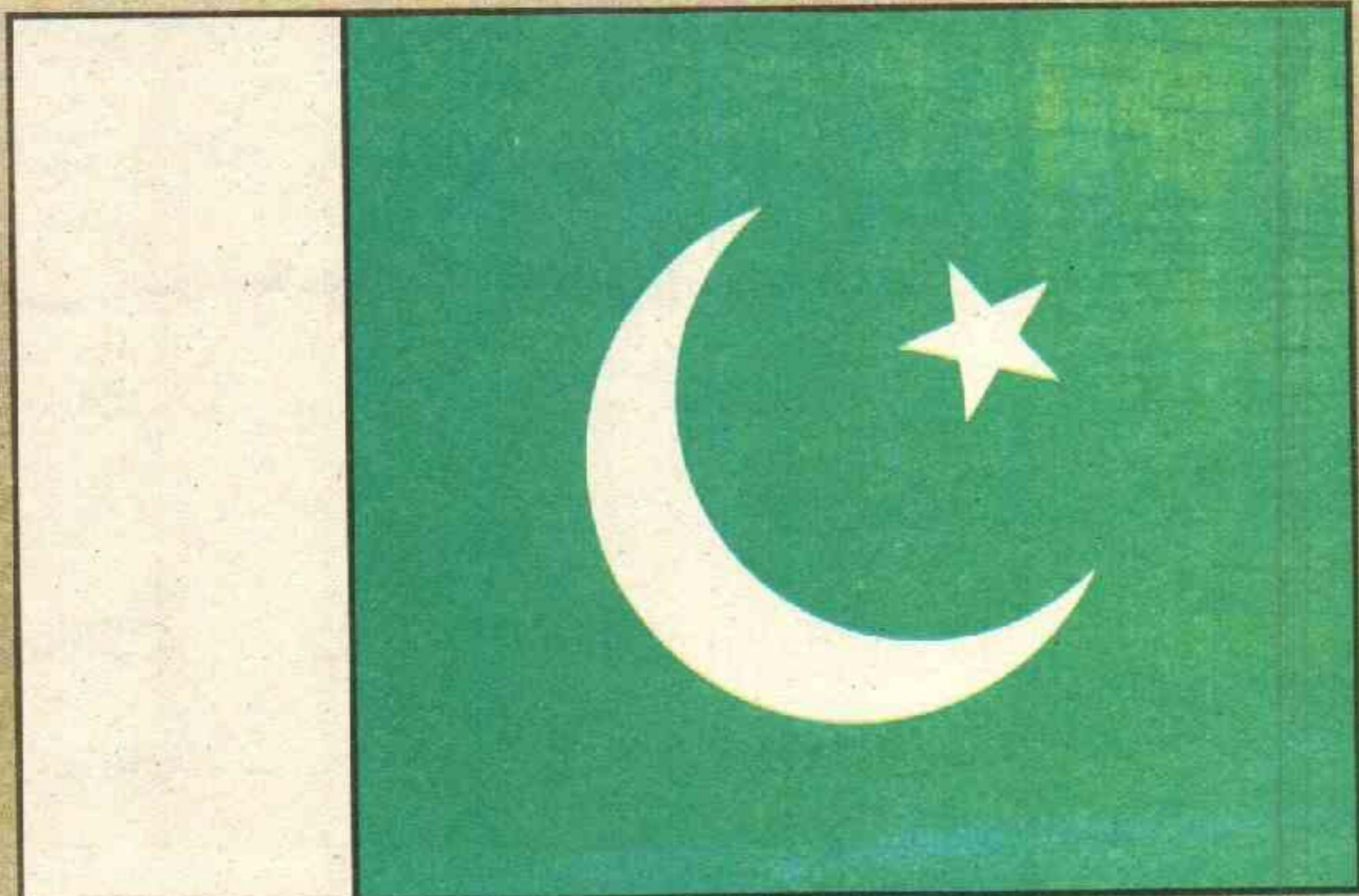
پاکستان ہمارا پیارا وطن ہے۔ یہ وطن لا إلہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بنیاد پر لاتعداد قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا تھا۔ یہاں پر ہمیں ہر طرح کی مذہبی آزادی حاصل ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب کے ماننے والے بھی یہاں اپنے طور طریقوں کے مطابق زندگی بسر کر سکتے ہیں ہمیں چاہیے کہ کسی کے ملک یا فرقے کی وجہ سے اُس سے نفرت نہ کریں اور نہ ہی قوم، برادری اور صوبے کی بنیاد پر کسی سے امتیازی سلوک کریں۔

پاکستان 27 رمضان المبارک 1366  
ہجری کو معرض وجود میں آیا۔

مزید جانے!

اپنے وطن کی ترقی کے لیے طلبہ پر لازم ہے کہ وہ تعلیم کے حصول کے لیے خوب مخت کریں۔ اپنا ہر کام دیانت داری اور ایمان داری کے ساتھ سرانجام دیں۔ ہمیشہ اپنے ملک کے وفادار رہیں اور ضرورت پڑنے پر اپنے ملک کی حفاظت کے لیے ہر قربانی دینے کے لیے تیار رہیں۔ ایک اچھا مسلمان اور اچھا شہری بننے کی پوری پوری کوشش کریں۔ ہمیشہ قانون کی پابندی کریں۔ نظم و ضبط کا مظاہرہ کریں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم وطن سے محبت کا پورا پورا حق ادا کریں۔ اس کی تحریر و ترقی میں حصہ لیں۔ آپس میں اتحاد و اتفاق کے ساتھ رہیں۔ ایسا کوئی کام نہ کریں جو اختلاف اور نتا اتفاقی کا سبب بنے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم تمام اہل وطن کا احترام کریں اور سب سے محبت کریں اور دنیا میں کہیں بھی جائیں تو ایک پاکستانی شہری کی حیثیت سے بہترین نمائندگی کریں۔ اس طرح ہم اپنے وطن کا نام روشن کر سکتے ہیں۔

# PERFECT24U.COM



## مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ وطن میں رہنے والے لوگوں سے کرنی چاہیے:

ب۔ محبت

الف۔ نفرت

د۔ درگزد

ج۔ خیانت

ب۔ اعلیٰ انسانی قدر ہے:

ب۔ دولت سے محبت

الف۔ وطن سے محبت

د۔ دنیا سے محبت

ج۔ کھیل کوڈ سے محبت

ج۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اٰلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ محبت کی وجہ سے سواری کی رفتار تیز کر دیتے تھے:

ب۔ نجران کی

الف۔ مدینہ منورہ کی

د۔ یمن کی

ج۔ طائف کی

د۔ کفار نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اٰلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو چھوڑنے پر مجبور کر دیا:

ب۔ مدینہ منورہ

الف۔ مکہ مکرہ

د۔ تبوک

ج۔ یمن

د۔ پاکستان وجود میں آیا:

ب۔ 25 رمضان المبارک

الف۔ 23 رمضان المبارک

د۔ 29 رمضان المبارک

ج۔ 27 رمضان المبارک

2- خالی جگہیں پر کریں۔

الف۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کی طرف نبی بننا کر بھیجا۔

ب۔ فرعون ایک ظالم اور شخص تھا۔

ج۔ صندوق میں ایک انتہائی خوب صورت تھا۔

د۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرعون کے محلات میں گزرا۔

ہ۔ مدین میں آپ علیہ السلام نے سال گزارے۔

3- مختصر جوابات لکھیں۔

الف۔ فرعون بنی اسرائیل کے لڑکوں کو کیوں مر وادیتا تھا؟

ب۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کر کے کیا حکم دیا؟

ج۔ فرعون اور اس کے شکر کا کیا انجام ہوا؟

د۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دو (2) مجھرات لکھیں۔

4- تفصیلی جوابات لکھیں۔

الف۔ صحرائے سینا میں بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے کون کون سی نعمتیں عطا کیں؟

ب۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے۔

سرگرمیاں



- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سیرت کے بارے میں اساتذہ کرام کی مدد سے مزید معلومات حاصل کریں۔
- کمرہ جماعت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے بارے میں ایک ذہنی آزمائش کا مقابلہ منعقد کریں۔

• طلبہ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شخصیت کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کریں۔

• طلبہ کو سن و سلوٹ کے بارے میں بتائیں۔



### (3) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

- اس سبق کی تجھیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:
- ۱ خلیفہ و محدث حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی کے بارے میں جان سکیں۔
  - ۲ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام قبول کرنے کا اعتماد جان سکیں۔
  - ۳ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فاروق لقب ملنے کی وجہ جان سکیں۔
  - ۴ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بطور خلیفہ ارشد خدمات کے بارے میں جان سکیں۔
  - ۵ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیرت سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اپنی زندگی میں اس کا اطلاق کر سکیں۔

مسلمانوں کے دوسرا خلیفہ راشد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام خطاب تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کے ایک خاندان بنو عدی سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دس خوش نصیب لوگوں میں سے ایک ہیں جن کو نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے زندگی ہی میں جنت کی بشارت دی تھی۔

اسلام قبول کرنے سے پہلے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام اور مسلمانوں کے سخت و ثمن تھے۔ ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو (نعوذ بالله) قتل کرنے کے ارادے سے گھر سے نکلے۔ راستے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات ایک رشتہ دار نعیم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ انہوں نے فرمایا۔ پہلے اپنے گھر کی خبر او۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بہنوئی سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مسلمان ہو چکے ہیں۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصتے کی حالت میں بہن کے گھر پہنچے۔ اور ان سے کہا کہ مجھے پناہ چلانے کے لئے دنوں اسلام قبول کر چکے ہو۔ یہ کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بہنوئی کو مارنا شروع کر دیا۔ جب بہن خاوند کو بچانے کے لیے آگے بڑھی تو وہ زخمی ہو گئیں۔ تب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن نے کہا: اگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری جان بھی لے لیں گے تو بھی ہم اسلام کو چھوڑنے والے نہیں ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہن کی استقامت دیکھ کر نرم پڑ گئے اور کہنے لگے: مجھے بھی وہ چیز دکھاؤ جو تم پڑھ رہے ہے تھے۔ بہن نے جواب دیا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے غسل کریں تبھی ممکن ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کتاب کو پڑھ سکیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کی چند آیات پڑھیں تو ان کی زبان سے بے ساختہ نکلا کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے سیدھے نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کی وجہ سے مسلمانوں کو بہت قوت حاصل ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے مسلمان ٹھپ کر نماز پڑھتے تھے۔ اب مسلمان آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے کے لیے پہنچے۔

پورا مکہ مکرمہ نگیر کے نعروں سے گونج اٹھا۔ اس دن نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِ اَللّٰہُ وَسَلَّمَ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فاروق کا لقب عطا کیا۔ فاروق کا مطلب ہے حق اور باطل میں فرق کرنے والا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔ تاریخ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار بہترین حکمرانوں میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور حکومت میں عدل و انصاف اور خدمتِ خلق کی اعلیٰ روایات قائم کیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی رعایا کی خبرگیری کے لیے راتوں کو گلیوں میں چکر لگاتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برائی کا خاتمہ کرنے اور امن کے قیام کے لیے پولیس کا شعبہ قائم کیا۔ اور بروقت انصاف فراہم کرنے کے لیے عدالتیں قائم کیں اور قاضی مقرر کیے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاشرے کے کمزوروں اور بچوں کی کفالت کے لیے وظیفہ مقرر کیے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک قول مشہور ہے:

اگر دریائے فرات کے کنارے ایک بکری بھی بھوک سے مر جائے تو قیامت کے دن مجھ سے پوچھا جائے گا۔ (تاریخ طبری)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غیر معمولی صفات کے مالک تھے۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِ اَللّٰہُ وَسَلَّمَ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا:

”جس راستے سے عمر گزرتا ہے شیطان اس راستے کو چھوڑ دیتا ہے۔“ (صحیح بخاری، حدیث: 6085)

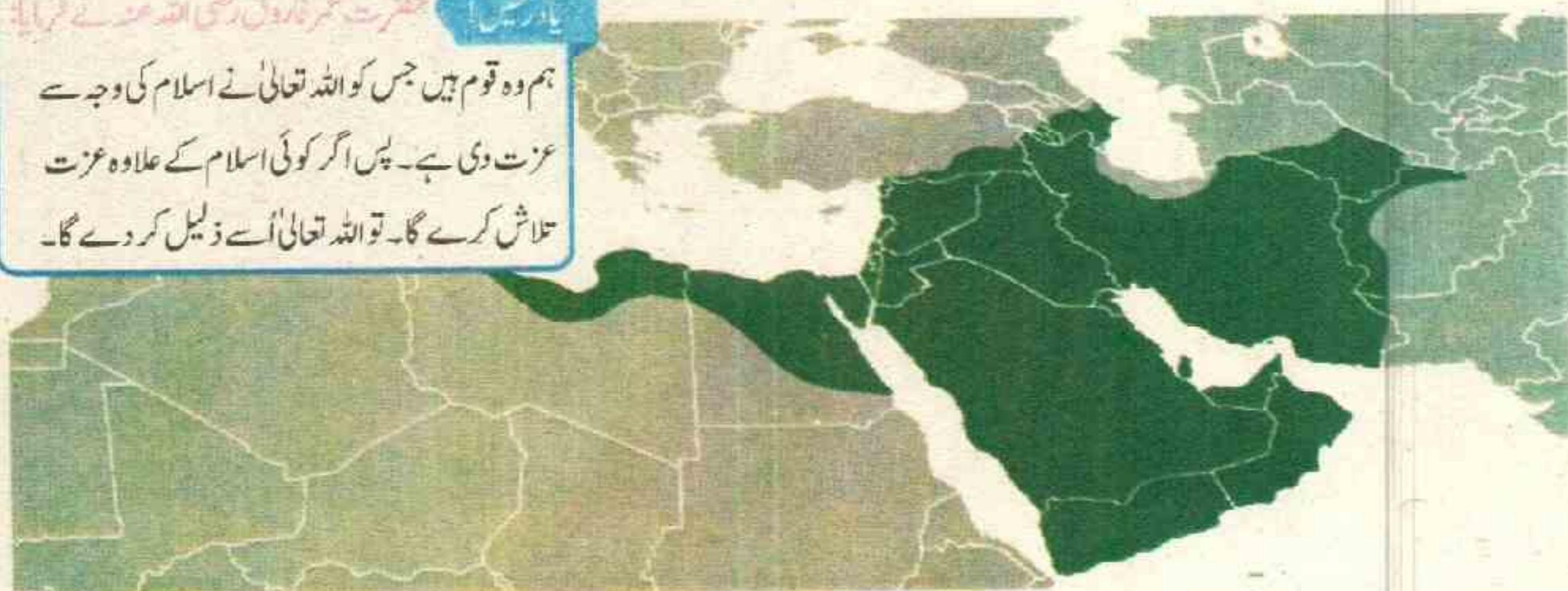
آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 22 لاکھ مریع میل پر حکومت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں امن و امان قائم تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساڑھے دس سال تک مسلمانوں کے خلیفہ رہے۔

ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نجیر کی نماز پڑھا رہے تھے جب ایک غیر مسلم غلام ابو لوفیروز نے آپ پر حملہ کر دیا۔ اس حملے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شدید زخمی ہو گئے اور اسی زخم کی وجہ سے تیمیس (23) نجیر کی کوششادت کے مرتبے پر فائز ہو گئے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی دنیا کے تمام حکمرانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ آج بھی اگر ان کے طریقے کے مطابق حکومت کی جائے تو وہ ساری برکات حاصل ہو سکتی ہیں جو ان کے دور میں ہوئیں۔

**حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریقے**

ہم وہ قوم ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی وجہ سے عزت دی ہے۔ پس اگر کوئی اسلام کے علاوہ عزت حلاش کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اُسے ذلیل کر دے گا۔



## مشق

1 درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام تھا۔

الف۔ حارث

د۔ عفان

ج۔ زید

ب۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قریش کے ایک خاندان سے تھا۔

الف۔ بنو عدی

د۔ بنو هاشم

ج۔ بنو مخزوم

ج۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی راستے میں ملاقات ہوئی۔

الف۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ب۔ حضرت نعیم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ج۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے د۔ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

و۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے۔

الف۔ 20 ہجری کو

ب۔ 21 ہجری کو

ج۔ 22 ہجری کو

د۔ 23 ہجری کو

ب۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام قبول کرنے سے پہلے گھر گئے تھے

الف۔ چچا کے

ب۔ ماموں کے

ج۔ خالہ کے

د۔ بہن کے

2۔ خالی جگہیں پر کریں۔

الف۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے کی طرف نبی بنانے کر بھیجا۔

ب۔ فرعون ایک خالم اور شخص تھا۔

ج۔ صندوق میں ایک انتہائی خوب صورت تھا۔

د۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرعون کے محلات میں گزرا۔

ہ۔ مدین میں آپ علیہ السلام نے سال گزارے۔

3۔ مختصر جوابات لکھیں۔

الف۔ فرعون بنی اسرائیل کے لڑکوں کو کیوں مر وادیتا تھا؟

ب۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کر کے کیا حکم دیا؟

ج۔ فرعون اور اس کے شکر کا کیا انجام ہوا؟

د۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دو (2) معجزات لکھیں۔

4۔ تفصیلی جوابات لکھیں۔

الف۔ صحرائے سینا میں بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے کون کون سی نعمتیں عطا کیں؟

ب۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے۔

سرگرمیاں



حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سیرت کے بارے میں اساتذہ کرام کی مدد سے مزید معلومات حاصل کریں۔

کمرہ جماعت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے بارے میں ایک ذہنی آزمائش کا مقابلہ منعقد کریں۔

• طلب کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شخصیت کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کریں۔

• طلبہ کو سن و سلوکی کے بارے میں بتائیں۔



## (3) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس سبق کی تجھیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام قبول کرنے کا واقعہ جان سکیں۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فاروق لقب ملنے کی وجہ جان سکیں۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بطور خلیفہ راشد خدمات کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیرت سے ربہمائی حاصل کرتے ہوئے اپنی زندگی میں اس کا اطلاق کر سکیں۔

مسلمانوں کے دوسرا خلیفہ راشد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام خطاب تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کے ایک خاندان بنو عدی سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دس خوش نصیب لوگوں میں سے ایک ہیں جن کو نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِ اَلْہٰ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے زندگی ہی میں جنت کی بشارت دی تھی۔

اسلام قبول کرنے سے پہلے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام اور مسلمانوں کے سخت دشمن تھے۔ ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِ اَلْہٰ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کو (نعواز بالله) قتل کرنے کے ارادے سے گھر سے نکلے۔ راستے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات ایک رشتہ دار نعیم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوتی۔ انہوں نے فرمایا۔ پہلے اپنے گھر کی خبر لو۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بہنوئی سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مسلمان ہو چکے ہیں۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصتے کی حالت میں بہن کے گھر پہنچے۔ اور ان سے کہا کہ مجھے پتا چلا ہے کہ تم دونوں اسلام قبول کر چکے ہو۔ یہ کہ کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بہنوئی کو مارنا شروع کر دیا۔ جب بہن خاوند کو بچانے کے لیے آگے بڑھی تو وہ زخمی ہو گئیں۔ تب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن نے کہا: اگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری جان بھی لے لیں گے تو بھی ہم اسلام کو چھوڑنے والے نہیں ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہن کی استقامت دیکھ کر زرم پڑ گئے اور کہنے لگے: مجھے بھی وہ چیز دکھاؤ جو تم پڑھ رہے ہیں۔ بہن نے جواب دیا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے غسل کریں تبھی ممکن ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کتاب کو پڑھ سکیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کی چند آیات پڑھیں تو ان کی زبان سے بے شاختہ نکلا کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے سیدھے نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِ اَلْہٰ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کے پاس حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کی وجہ سے مسلمانوں کو بہت قوت حاصل ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے مسلمان چھپ کر نماز پڑھتے تھے۔ اب مسلمان آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے کے لیے پہنچے۔

پورا مکہ مکرمہ تکمیر کے نعروں سے گونج اٹھا۔ اس دن نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فاروق کا لقب عطا کیا۔ فاروق کا مطلب ہے حق اور باطل میں فرق کرنے والا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔ تاریخ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار بہترین حکمرانوں میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور حکومت میں عدل و انصاف اور خدمت خلق کی اعلیٰ روایات قائم کیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی رعایا کی خبرگیری کے لیے راتوں کو گلیوں میں چکر لگاتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برائی کا خاتمه کرنے اور امن کے قیام کے لیے پولیس کا شعبہ قائم کیا۔ اور بروقت انصاف فراہم کرنے کے لیے عدالتیں قائم کیں اور قاضی مقرر کیے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاشرے کے کمزوروں اور بچوں کی کفالت کے لیے وظیفے مقرر کیے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک قول مشہور ہے:

اگر دریائے فرات کے کنارے ایک بکری بھی بھوک سے مر جائے تو قیامت کے دن مجھ سے پوچھا جائے گا۔ (تاریخ طبری)  
سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غیر معمولی صفات کے مالک تھے۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا:

”جس راستے سے عمر گزرتا ہے شیطان اُس راستے کو چھوڑ دیتا ہے۔“ (صحیح بخاری، حدیث: 6085)

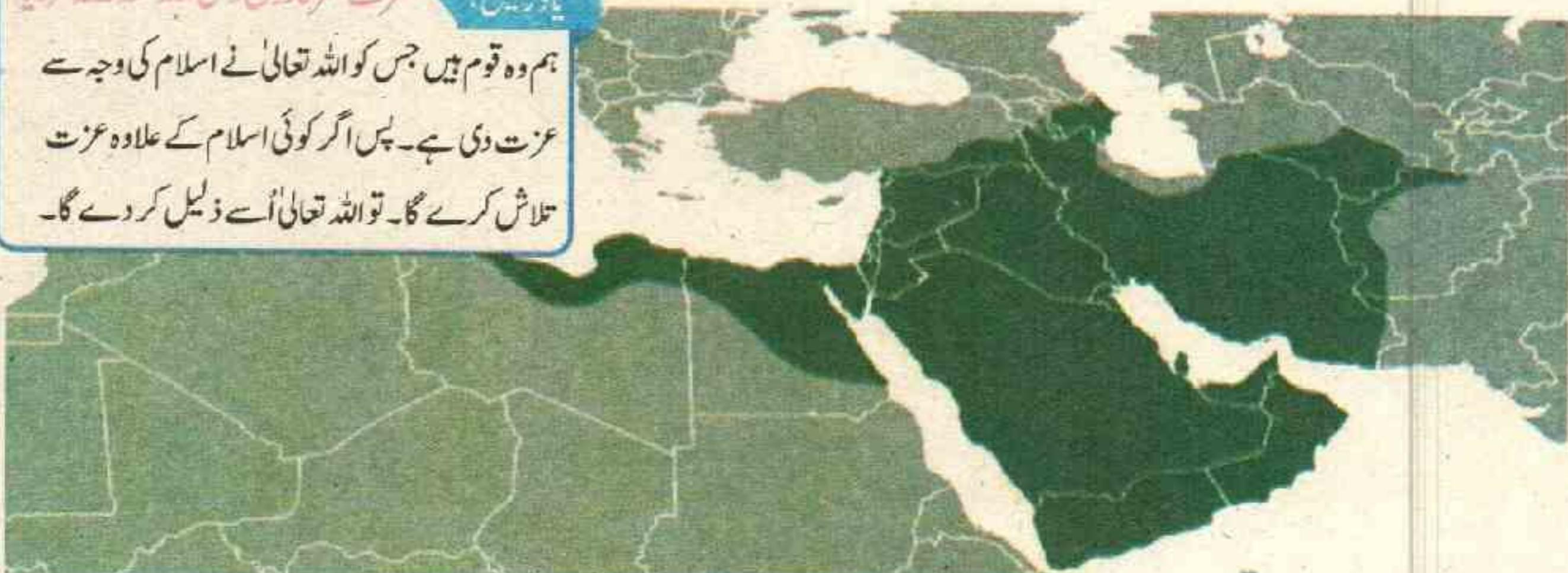
آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 22 لاکھ مرلے میل پر حکومت کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں امن و امان قائم تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساڑھے دس سال تک مسلمانوں کے خلیفہ رہے۔

ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نجیر کی نماز پڑھا رہے تھے جب ایک غیر مسلم علام ابو لؤلوف فیروز نے آپ پر حملہ کر دیا۔ اس حملے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شدید زخمی ہو گئے اور اسی زخم کی وجہ سے تیس (23) ہجری کو شہادت کے مرتبے پر فائز ہو گئے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی دنیا کے تمام حکمرانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ آج بھی اگر ان کے طریقے کے مطابق حکومت کی جائے تو وہ ساری برکات حاصل ہو سکتی ہیں جو ان کے دور میں ہوئیں۔

یاد رکھیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمانیاں

ہم وہ قوم ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی وجہ سے عزت دی ہے۔ پس اگر کوئی اسلام کے علاوہ عزت جلاش کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اُسے ذلیل کر دے گا۔



## مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

**الف۔** حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام تھا۔

**ب۔** خطاب

**الف۔** حارث

**د۔** عفان

**ج۔** زید

**ب۔** حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قریش کے ایک خاندان سے تھا۔

**ب۔** بنو عدی

**الف۔** بنو امية

**د۔** بنو هاشم

**ج۔** بنو نصرہم

**ج۔** حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی راستے میں ملاقات ہوئی۔

**الف۔** حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **ب۔** حضرت نعیم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

**ج۔** حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **د۔** حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

**د۔** حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے۔

**ب۔** 21 ہجری کو

**الف۔** 20 ہجری کو

**د۔** 23 ہجری کو

**ج۔** 22 ہجری کو

**۵۔** حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام قبول کرنے سے پہلے گھر گئے تھے

**ب۔** ماموں کے

**الف۔** پچپا کے

**د۔** بہن کے

**ج۔** خالہ کے

2۔ خالی جگہیں پر کریں۔

- الف۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے حضرت اسلام اور مسلمانوں کے سخت دشمن تھے۔
- ب۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہنوئی بھی مسلمان ہو چکے ہیں۔
- ج۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے خلیفہ راشد ہیں۔
- د۔ نماز کے دوران ایک غیر مسلم غلام نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حملہ کر دیا۔
- ہ۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لاکھ مریع میل پر حکومت کی۔

3۔ مختصر جوابات لکھیں۔

- الف۔ حضرت نعیم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا کہا؟
- ب۔ فاروق کا کیا مطلب ہے؟
- ج۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت کی مدت کیا ہے؟
- د۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوئی اسی دو خدمات لکھیں۔
- ہ۔ سیرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

4۔ تفصیلی جوابات لکھیں۔

- الف۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ لکھیں۔
- ب۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طرز حکمرانی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

سرگرمیاں



- طلبہ کے درمیان حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ذہنی آزمائش کے مقابلے کا انعقاد کروائیں۔
- اساتذہ کی مدد سے دنیا کے نقشے پر ان علاقوں کی نشان دہی کریں جنہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح کیا۔
- کسی بھی مستند تاریخی کتاب سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے بارے میں ہزید واقعات بتائیں۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں جلوتوحات ہو گئیں اُن کے اہم واقعات پھول کو سناویں۔

## (4) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس سبق کی تجھیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات زندگی اجتماعی طور پر جان کر سکیں۔
- حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق و عادات اور خواست کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذوالنورین کا لقب ملٹے کی وجہ جان سکیں۔
- اپنی زندگیوں میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔
- حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات کے بارے میں جان سکیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے تیرے خلیفہ راشد ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام عقیان تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کے ایک خاندان بنو امیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ مکرمہ کے بہت بڑے تاجر تھے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شاہنشہ کے دولت مندوگوں میں ہوتا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے عمر میں تقریباً چھے سال چھوٹے تھے۔



آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمارہ تبدائی اسلام قبول کرنے والے افراد میں ہوتا ہے۔ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بے شمار مصائب اور مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کیا۔ جب حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مدینہ منورہ میں انتقال ہو گیا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دوسری بیٹی ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں دے دیں۔ اس لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ”ذوالنورین“ کہا جاتا ہے۔ جس کے معنی ہیں دونوروں والا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلیٰ اخلاق و کردار کے مالک تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی اچھے اخلاق کا بہترین نمونہ تھی۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں دو خوبیاں بہت ہی نمایاں تھیں۔ ایک خوبی شرم و حیا تھی۔

**مزید جانے!** فضائل عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
اللہ واصحابہ وسلم نے فرمایا  
عثمان آج کے بعد کوئی نیکی نہ بھی کرے تو اسے کوئی  
نقسان نہیں۔ (جامع ترمذی حدیث نمبر: 3701)

جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ الہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ:

**فرشے بھی عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حیا کرتے ہیں۔** (صحیح مسلم، حدیث: 2401)

دوسری خوبی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں کثرت سے خرچ کیا۔

### خدمات

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں اسلامی ریاست کی حدود بہت وسیع ہو چکی تھیں اور زمین کے بڑے حصے پر اسلام کا پرچم لہرانے لگا تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اسلام اور مسلمانوں کے لیے بے شمار خدمات ہیں۔

مدینہ منورہ میں مسلمانوں کو پینے کا صاف پانی میرنہ تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک یہودی سے میٹھے پانی کا کنوں  
خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ وسلم کی خدمت میں ایک ہزار  
اونٹ، ایک سو گھوڑے اور ایک ہزار دینار پیش کیے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام مسلمانوں کو قرآن مجید کی ایک قرات پر جمع کیا۔ اس وجہ  
سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ”جامع القرآن“ بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں مسجد حرام اور مسجد نبوی کی  
توسیع بھی کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں مسلمان ہمیں بار ایک زبردست بحری طاقت بن کر دیتا کے سامنے آئے۔ اسی دور  
میں مصر میں بحری جہاز بنانے کا پہلا کارخانہ قائم ہوا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ حکومت میں اسکندریہ، افریقہ، آرمینیہ، قبرص اور  
ایران کے علاقوں میں بہت ساری فتوحات ہوئیں۔

### شہادت

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہ سال تک خلافت کی ذمہ داریاں ادا کیں۔ بعد میں کچھ لوگوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے  
خلاف بغاوت کر دی اور باغیوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پینتیس (35) بھری میں اس وقت شہید کر دیا جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے۔ شہادت کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر بیاسی (82) سال تھی۔

## مشق

1 درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ راشد تھے

ب۔ دوسرے

الف۔ پہلے

د۔ چوتھے

ج۔ تیسرا

ب۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اہلہ وَاصْحَابِہِ وَسَلَّمَ سے چھوٹے تھے:

ب۔ تقریباً سال

الف۔ تقریباً سال

تقریباً سال

ج۔ تقریباً آٹھ سال

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا القب ہے

ج۔

ب۔ صدیق

الف۔ فاروق

د۔ حیدر

ج۔ ذوالنورین

د۔ بحر و ماما لک تھا

ب۔ مسلمان

الف۔ عیسائی

د۔ یہودی

ج۔ ہندو

شہادت کے وقت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر تھی

-5

ب۔ 81 سال

الف۔ 80 سال

د۔ 83 سال

ج۔ 82 سال

## 2۔ خالی جگہوں پر کریں۔

الف۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق قریش کے خاندان سے تھا۔

ب۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار شہر کے لوگوں میں ہوتا تھا۔

ج۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نمایاں خوبیاں تحسیں۔

د۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سال تک خلافت کی ذمہ داریاں ادا کیں۔

## 3۔ مختصر جوابات لکھیں۔

الف۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذوالنورین کیوں کہا جاتا ہے؟

ب۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوئی سی تین خوبیاں لکھیں۔

ج۔ غزوہ تبوک کے موقع پر آپ نے کیا خدمت سرانجام دی؟

د۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کو جامع القرآن کیوں کہا جاتا ہے؟

## 4۔ تفصیلی جوابات لکھیں۔

الف۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق و عادات کے بارے میں بیان کریں۔

ب۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات بیان کریں۔

## سرگرمیاں



حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صفت سخاوت کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ کس طرح ضرورت مندوں اور مسکینوں کی مدد کریں گے؟

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے بارے میں ذہنی آزمائش کا مقابلہ کروائیں۔

- طلب کو ضرورت مندوں اور مسکینوں کی مدد کرنے کے مختلف طریقے بتائیں۔

- طلبہ کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتوحات کے متعلق تفصیل سے آگاہ کریں۔

برائے استاذ و کراہ



# اسلامی تعلیمات اور عصر حاضر کے تقاضے

## (1) صفائی کی ضرورت و اہمیت

- ۱۔ اس سبق کی تجھیل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:
- ۲۔ صفائی کی ضرورت و اہمیت کو جان سکیں۔
- ۳۔ اپنے ماحول کی صفائی کے مسائل سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- ۴۔ اپنے اردو گرد کے ماحول کو صاف رکھنے میں بطور مسلمان اپنا کروادا کر سکیں۔
- ۵۔ اپنی عملی زندگی میں صفائی کے فوائد و اثرات سے آگاہ ہو سکیں اور اس کا اہتمام کر سکیں۔

زمین پر بننے والی مخلوقات میں انسان سب سے افضل مخلوق ہے۔ اسے عقل، شعور اور علم سے نوازا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہتر زندگی گزارنے کی تعلیم دینے کے لیے نبی اور رسول بھیجے۔ صفائی اور طہارت نبیوں اور رسولوں کی تعلیم میں سب سے اہم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اپنی امت کو صفائی اور طہارت کی تعلیم دی۔ اللہ تعالیٰ نے صفائی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ يَحِبُّ الشَّوَّابِينَ وَيَحِبُّ الْمُسْتَطَهِرِينَ (سورة البقرة، آیت: 222)

ترجمہ: کچھ شک نہیں کہ خدا توہہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔  
ای طرح آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اپنے اصحابِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

الظَّهُورُ شَطَرُ الْإِيمَانِ (صحیح مسلم، حدیث: 223)

ترجمہ: پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔

ہمارے رسول پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اپنے اصحابِ وَسَلَّمَ کا بہت خیال رکھتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ وَاصحَّابِهِ وَسَلَّمَ خود بھی پاک صاف رہتے اور دوسروں کو بھی صفائی اور طہارت کی تاکید فرماتے تھے۔ ایک دفعہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ وَاصحَّابِهِ وَسَلَّمَ نے ایک شخص کو گندے کپڑے پہننے دیکھ کر فرمایا کہ اسے چاہیے کہ اپنے کپڑے دھولیا کرے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اپنے

وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے مسجد میں تھونے اور بدبودار چیزیں کھا کر مسجد میں آنے سے منع فرمایا۔ رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیٰ اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ راستوں کی صفائی کا بھی خیال رکھتے تھے۔ راستے میں تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانے کی تاکید فرماتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیٰ اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

تین باتوں سے بچو کہ جس کی وجہ سے لوگ تم پر لعنت بھیجیں۔ لوگوں کے آنے جانے کی جگہوں پر،  
سائے دار درختوں کے نیچے اور عام راستوں پر قضاۓ حاجت کرنے سے۔ (سن ابن ماجہ حدیث: 328)

نماز کی ادائیگی کے لیے ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کا بدن، کپڑے اور نماز پڑھنے کی جگہ پاک اور صاف ہو۔ ہفتے میں ایک بار ناخن ضرور کاٹیں۔ دانتوں کی صفائی کے لیے مسواک کا اہتمام کرنا بھی سنت ہے۔ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا اپنا معمول بنالیں۔ کانوں کی صفائی بھی کریں۔ باقاعدگی سے نہانا صحبت کے لیے بے حد مفید ہے۔ اپنی ذاتی چیزیں مثلًا جراہیں، جوتے، سکول بیگ اور قلم وغیرہ بھی صاف سترے رکھے جائیں۔

ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ماحول کو صاف سترار کھیں۔ گھروں کے باہر اور راستوں میں گندگی اور کوڑا کر کٹ نہ پھینکیں۔ جگہ جگہ نہ تھوکیں۔ سڑکوں کو صاف سترار کھیں۔ یہ سارے کام ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَیٰ اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کی سنت ہیں۔

صفائی اور پاکیزگی کا انسانی صحبت کے ساتھ گہر اتعلق ہے۔ صحبت مندرجہ ہے کہ صفائی اور طہارت کو عادت کا حصہ بنایا جائے۔ گندگی سے بچا جائے۔ اپنے گھر، سکول، کمرہ جماعت اور ماحول کو صاف سترار کھا جائے۔

## مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ زمین پر نہنے والی مخلوقات میں سب سے افضل مخلوق ہے۔

ب۔ فرشتے

الف۔ انسان

د۔ حیوان

ج۔ جن

ب۔ حدیث مبارک کی رو سے صفائی حصہ ہے

ب۔ جہاد کا

الف۔ روزے کا

د۔ زکوٰۃ کا

ج۔ ایمان کا

ج۔ پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے چاہئیں۔

ب۔ پانی پینے سے  
د۔ سوتے سے

الف۔ کھانا کھانے سے

ج۔ نہانے سے

د۔ ناخن ایک بار ضرور کاٹنے چاہیے

ب۔ ہفتہ میں

الف۔ دن میں

د۔ سال میں

ج۔ مہینہ میں

۵۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بد بودار چیزیں کھا کر آنے سے منع فرمایا:

ب۔ گھر میں

الف۔ مسجد میں

د۔ سکول میں

ج۔ دوکان میں

3۔ مختصر جوابات لکھیں۔

الف۔ انسان کو کس بنیاد پر دوسری مخلوق پر فضیلت حاصل ہے؟

ب۔ صفائی کے بارے میں ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں۔

ج۔ صحت مندر ہنے کے لیے کیا ضروری ہے؟

- الف۔ اُسوہ حسنہ کی روشنی میں صفائی کی اہمیت بیان کریں۔  
ب۔ اپنے ماحول کو صاف سترارکھنے کے لیے ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں؟

### سرگرمیاں



کیا آپ درج ذیل موقعوں پر صفائی کا خیال رکھتے ہیں۔ ہاں یا نہیں میں جواب دیں۔

نہیں	ہاں	کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے ہیں۔
نہیں	ہاں	دش روم جانے کے بعد ہاتھ دھوتے ہیں۔
نہیں	ہاں	ناک صاف کرنے کے بعد ہاتھ دھوتے ہیں۔
نہیں	ہاں	کھانسی / یا چینک کے دوران ہاتھ منہ پر رکھتے ہیں۔
نہیں	ہاں	پالتو جانوروں کی دیکھ بھال کے بعد ہاتھ اور منڈھوٹے ہیں۔
نہیں	ہاں	کوزا کر کت اکٹھا کرنے اور پھینکنے کے بعد ہاتھ دھوتے ہیں۔

اپنے آپ اور ماحول کو صاف سترارکھنے کے لیے آپ کیا کرتے ہیں۔ نکات کی صورت میں دی گئی جگہ میں لکھیں۔

ماحول کو صاف رکھنے کے لیے

اپنے آپ کو صاف رکھنے کے لیے

-1

-1

-2

-2

-3

-3

اساتذہ اور والدین کی مدد سے صفائی نہ کرنے کے نقصانات معلوم کریں۔ اور اسے ایک چارٹ پر لکھ کر جماعت میں آویزاں کریں۔

اپنے کمرے کا جائزہ لے کر اس کی صفائی کریں۔

- سکول میں ہفتہ وار صفائی ہم کا اہتمام کریں اور روزانہ کی بیاند پر اپنے کمرہ جماعت کی صفائی کا بھی خیال رکھیں۔
- گندگی کے ذمہ سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے بارے میں آگاہ کریں تاکہ طلبی میں اور تگر کے ماحول کو صاف سترارکھنے کی ترغیب پیدا ہو۔



## (2) پانی کی اہمیت

اس سبق کی محکمل پر آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- پانی کی اہمیت اور اس کے استعمال سے آگاہ ہو سکیں۔
- عصر حاضر میں پانی کے مسائل کے متعلق آگاہی حاصل کر سکیں۔
- پانی کے ضایع سے بچنے کے حوالے سے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔

**فَرْمَانُ اللَّهِ**

پانی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ ہر جاندار شے اس کی محتاج ہے۔ پانی کے بغیر زندگی قائم نہیں رہ سکتی۔ روزمرہ کے بے شمار کاموں کے لیے پانی کی ضرورت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ جیسے پینے کے لیے، کھانا بنانے کے لیے، غسل کے لیے، کپڑے دھونے کے لیے وغیرہ۔

وَأَسْقَيْنَاهُمْ مَاءً فَرَّاتَاطُ (سورۃ المرسلات، آیت 27)

ترجمہ: اور ہم نے تم لوگوں کو میٹھا پانی پلا یا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس نعمت کے خالق ہم ہیں۔ تمہارے بس کی بیات نہیں تھی کہ تم پانی کا اتنا وسیع انتظام کر سکتے۔  
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: اور ہم ہی آسمان سے مینہ بر ساتے ہیں اور ہم ہی تم کو اس کا پانی پلاتے ہیں، اور تم تو اس کا خرات نہیں رکھتے۔ (سورۃ الجر، آیت 22)

یہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جس نے پانی کو پینے کے قابل بنایا۔ اگر پانی کڑوا ہوتا یا نمکین ہوتا تو اس کا پینا ممکن نہیں تھا۔

پانی اللہ تعالیٰ کی ایسی نعمت ہے کہ اس پر انسان اللہ تعالیٰ کا جس قدر شکر ادا کرے کم ہے۔ اس لیے ہمیں پانی کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَا تُشْرِكُوا إِلَهًا لَا يُحِبُّ الْمُسْتَهْنَفِينَ (سورۃ الاعراف، آیت 31)

ترجمہ: اور بے جانہ اڑاؤ کہ اللہ بے جاڑائے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں زندگی بسر کرنے کا جو ادب سکھایا ہے۔ اس کے مطابق ہمیں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ ضرور اٹھانا چاہیے مگر ان کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ ائمہ واصحابہ وسلم کے لیے ضرورت کے مطابق پانی استعمال کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضو کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں سے گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں سے گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے سعد! اسراف نہ کرو، سعد نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ کے عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اکیا وضو میں بھی اسراف ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اگرچہ تم بہت نہ پر ہو۔ (سن ابن ماجہ، حدیث: 425)

موجودہ دور میں دنیا کو پانی کی کمی کا سامنا ہے۔ دنیا کی ساری آبادی کو پینے کے لیے صاف پانی میسر نہیں ہے۔ پاکستان جیسے زرعی ملک کو بھی پانی کی شدید کمی کا مسئلہ درپیش ہے۔ اس لیے پانی کو ضائع کرنا اور غیر ضروری استعمال کرنا ایک برا فعل ہے۔ اسی طرح دوسرا مسئلہ جس کا ہمیں سامنا ہے وہ پانی کی آلو دگی ہے۔ ہمیں گندی چیزیں پانی میں نہیں پھینکنی چاہیے۔ نکای کے ناقص نظام اور دریاؤں میں شہروں کا گندہ پانی ڈالنے کی وجہ سے بیشتر جگہوں کا پانی آلو دہ ہو چکا ہے۔ پانی کی آلو دگی کی وجہ سے بے شمار بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے مطابق پانی کو آلو دہ اور ضائع ہونے سے بچائیں۔

آئیے! ہم سب قل کر عہد کریں کہ:  
پانی کو ضائع نہیں کریں گے۔

صرف ضرورت کے تحت پانی استعمال کریں گے۔

پانی کو صاف رکھنے کا اہتمام بھی کریں گے۔

**PERFECT24U.COM**

## مشق

1۔ درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف۔ پانی کی نعمت کا خالق ہے۔

ب۔ اللہ تعالیٰ

الف۔ انسان

د۔ انجیلز

ج۔ سائنس دان

ب۔ ہر جاندار کے زندہ رہنے کے لیے ضروری ہے:

ب۔ گاڑی

الف۔ پانی

د۔ گھر

ج۔ سایہ

ج۔ موجودہ دور میں دنیا کو کمی کا سامنا ہے:

ب۔ ہوا کی

الف۔ گرمی کی

د۔ سردی کی

ج۔ پانی کی

د۔ پانی کی آلو دگی سے پیدا ہو رہی ہیں:

ب۔ مشکلات

الف۔ رکاوٹیں

د۔ مسائل

ج۔ بیماریاں

2۔ خالی جگہ پر کریں۔

الف۔ اللہ تعالیٰ کی \_\_\_\_\_ کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

ب۔ روزمرہ زندگی میں پانی کی ضرورت بہت \_\_\_\_\_ ہوتی ہے۔

ج۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے مگر ان کو \_\_\_\_\_ نہیں کرنا چاہیے۔

د۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے ضرورت کے مطابق پانی استعمال کرتے تھے۔

د۔ پانی کا غیر ضروری استعمال کرنا ایک \_\_\_\_\_ فعل ہے۔

- الف۔ پانی کی اہمیت مختصر آبیان کریں۔
- ب۔ انسان کو پانی کی نعمت پر کس کا شکر ادا کرنا چاہیے؟
- ج۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ ایہ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے کیا نصیحت کی؟
- د۔ پانی کے ضیاء سے بچنے کے لیے نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ ایہ وَأَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے کیا ہدایات دیں؟

- الف۔ موجودہ دور میں دنیا کو پانی کے حوالے سے کن مسائل کا سامنا ہے؟
- ب۔ پانی استعمال کرنے کے آداب لکھیں۔

### سرگرمیاں



درج ذیل صورتوں میں پانی ضائع ہو سکتا ہے۔ آپ ان صورتوں میں پانی زیادہ استعمال کرتے ہیں یا کم، کسی ایک پر (✓) نشان لگائیں۔

کم	زیادہ	وضو کرتے ہوئے
کم	زیادہ	غسل کرتے ہوئے
کم	زیادہ	کپڑے دھوتے ہوئے
کم	زیادہ	گازی، موٹر سائیکل یا سائیکل دھوتے ہوئے
کم	زیادہ	گھر کی صفائی کرتے ہوئے

- اساتذہ اور والدین کی مدد سے پانی اور دیگر توانائی کے وسائل کو بچانے کے طریقوں کی ایک فہرست بنائی کر جماعت میں آویزاں کریں۔
- اپنے ملک پاکستان میں "پانی بچاؤ ہم" کا حصہ بنیں۔

- پانی کی خوافات کے متعلق طلب کو کوئی دستاویزی فلم و کھائیں۔
- طلب کو پانی کے ضیاء کی مختلف صورتیں بتائیں اور کس طرح ان صورتوں میں پانی بچایا جاسکتا ہے۔ تفصیل سے آگاہ کریں۔

# فرہنگ

## ب: عبادات

### الف۔ روزہ

معانی	الفاظ
چھوڑ دینا	ترک کرنا
سورج	آفتاب
ستون	رکن
نزدیکی	قرب
آخری دس دن	آخری عشرہ

## باب دوم: ایمانیات و عبادات

### الف: ایمانیات

### الف۔ فرشتوں پر ایمان

معانی	الفاظ
روشنی	نور
پورا کرنا	انجام دینا
اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزیں	مخلوق
ایک خاص قسم کا بغل بجانا	صور پھونکنا
عزت والے	معزز
رزق / حصہ	روزی

### ب۔ حقوق اللہ

معانی	الفاظ
ضروری	لازم
غله	اناج
احسان کی جمع، بھلاکیاں	احسانت
مطلوبہ، دعویٰ	تقاضا
ساتھی، حصہ دار	شریک

### ج۔ تلاوت قرآن مجید

معانی	الفاظ
سہارا	سفراں
ادب کی جمع	آداب

### ب۔ آسمانی کتابیں

معانی	الفاظ
راستہ دکھانا	رہنمائی
سچا	برحق
سچا ثابت کرنا	تصدیق کرنا
حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و علی آلہ و آصحابہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی مانتا	ختم نبوت
چھٹکارا	نجات

## ج۔ بحثت جبہ (اولی و ثانیہ)

معانی	الفاظ
النصاف کرنے والا	عادل
مسافروں کا گروہ	قافلہ
قائد، سردار	امیر
ایپھی، سفیر	وفد
مردہ چیز	مردار
رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا	صلہ رحمی کرنا
ان پڑھ	جالل
دیا، بتی	چرانغ

الفاظ	معانی
تلاؤت کرنا	قرآن مجید پڑھنا
تعوذ	أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ
تسمیہ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
تلفظ	الفاظ کا درست طریقے سے ادا کرنا
رضا	خوشی

باب سوم: سیرت طیبہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلَّمَ اٰلِہٖ وَاصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

الف۔ نزول وہی کا واقعہ

الفاظ	معانی
غارہ	ایک غار کا نام
پروردگار	پائے والا، مراد اللہ تعالیٰ
آیات	آیت کی جمع، بثنایاں
لرزہ	خوف سے کانپنا
چچا زاد	چچا کا بیٹا / بیٹی
نزول	نازل ہونا

ب۔ دعوت و تبلیغ

الفاظ	معانی
انتہائی	بہت زیادہ
قدم اٹھانا	کام شروع کرنا
ظالماتہ	ظلہم سے بھرا ہوا
معا بدہ	بائی ہبہ و پیمان
تحریر	لکھی ہوئی چیز
لبیک	میں حاضر ہوں
مشرکین	مشرک کی جمع شرک کرنے والے
محاصرہ	گھیراؤ
دیمک	چیزوں کے برابر ایک قسم کا کیڑا

الفاظ	معانی
خفیہ	چھپ کر
عرصہ	وقت
عزیز و اقارب	رشتہ دار
مخالفت	ایڑی چوٹی کا زور لگانا وہشمی

## باب چہارم: اخلاق و آداب

### الف۔ سادگی

معانی	الفاظ
مثال	نمونہ
پہنچنا	زیبتن
شرم	عار
موجود	میر
سلوک، رویہ کام کا طریقہ	طرز عمل
جو ملے اسی پر راضی ہونا	قناعت

### ب۔ آداب مجلس

معانی	الفاظ
آرام	راحت
اصول، قانون	ضابطہ
حصہ	شعبہ
کھلا ہونے کا عمل	کشادگی
مجلس کی جمع، محفل	مجالس
بچنا	اجتناب

### ج۔ وقت کی پابندی

معانی	الفاظ
پورا کرنا	سرانجام دینا
روشن ہونا، نکلنا	طلوع
ڈوبنا	غروب

## ج۔ عام الحزن

معانی	الفاظ
برداشت کرنا	سہنا
پالنا	پرورش
فوٹ ہو جانا	رخصت ہونا
بہت زیادہ	بے حد
طرف دار، مدد	حملت
روکا گیا	محروم
ساتھ	رفاقت
بهد روی کرنا	غمگساری

### و۔ سفر طائف

معانی	الفاظ
رسالت کا زمانہ	بعثت
شرارتی	شریہ
ریزہ ریزہ کرنا	پینا
نمونہ	اسوہ
حفاظت میں آتا	پناہ لینا
کسی ملک یا شہر کا رہنے والا	باشندہ
برابر تاؤ	بدسلوکی

## ج۔ وطن سے محبت

معانی	الفاظ
قدرتی	فطری
گھر	ٹھکانا
جائے پیدائش ارنے کی جگہ	وطن
رہائش	سکونت
بہت زیادہ	الاعداد
برتری	امتیازی
وفا کرنے والا	وفادار

باب ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام

الف۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام

معانی	الفاظ
عبادت	پوجا
نافرمان	سرکش
عبادت گاہ جہاں پر ہوتے ہیں	بت خانہ
وطن کو چھوڑ دینا	ہجرت
نشانی	شعار
قوم	نسل

ب۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام

معانی	الفاظ
آنا	آمد
تکبیر کرنے والا، مغرور	متکبیر
دعویٰ کرنے والا	دعویدار

معانی	الفاظ
اہمیت	قدرو قیمت
استعمال	صرف
برا برا	توازن
بر باد کرنا	ضائع کرنا

باب پنجم: حسن معاشرت و معاملات

الف۔ دیانت داری

معانی	الفاظ
چھپی ہوئی بات	راز
حوالے کی	سوپنی
سچ بولنے والا	صادق
امانت دار	امین
مشہوری، دھوم	شهرت
بڑا راستہ	شاہراہ

ب۔ حقوق العباد

معانی	الفاظ
خالق کی خدمت کرنا	خدمت خلق
تعلیم	تلقین
خاندان	کنہہ
معانی	بخشش
وہ عورت جس کا شوہر مر گیا ہو	بیوہ

معانی	الفاظ
مال دار	غنى
اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا	وقف کرنا
جمع کرنے والا	جامع
دور تک پھیلا بوا	وسيع
سمندری	بحري
نافرمانی	بعاوت

### باب هفتم: اسلامی تعلیمات اور عصر حاضر کے تقاضے

#### الف۔ صفائی کی ضرورت و اہمیت

معانی	الفاظ
سب سے زیادہ فضیلت والا	فضل
عطایا کیا	نوازا
پاکیزگی	طہارت
خوبصورتی	جمال
دانست صاف کرنے کی ریشہ دار پتلی لکڑی	مساک

#### ب۔ پانی کی اہمیت

معانی	الفاظ
عظمت والا	عظیم
برقرار	قائم
بر باد	ضائع
فضول خرچی	اسراف
گندگی	آلودگی
ناکارہ	ناقص

معانی	الفاظ
تاروں کا علم جاننے والا	نجومی
حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد	بنی اسرائیل
کام کرنے والے، ملازم	کارندے
پہاڑ	کوه
مجوزہ کی جمع، عقل میں نہ آنے والی باتیں	مججزے
کوشش	جدوجہد
ڈوب جانا	غرق

#### ج۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

معانی	الفاظ
ہدایت پانے والا	راشد
ثابت قدمی	استقامت
بغیر ارادہ کے	بے ساختہ
سربراہی	قیادت
عوام	رعایا
اللہ اکبر کہنا	نفرہ بکیر
شرعی فیصلہ کرنے والا بح	قاضی
راستہ دکھانے والی روشنی	مشعل راہ
کامیاب	فاز

#### د۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

معانی	الفاظ
کاروباری شخص	تاجر
بیٹی	صاحزادی